Ataunnabi.com

تعارف

اہلِسنّت وجماعت

مولانا یٰسین اختر مصباحی

مجلس رضا مرکزی

MARKAZI MAJLIS-E-REZA

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تعارفِ اہلِ سنّت

تحریر

حضرت علامہ مولانا یٰسٓ اختر مصباحی مدظلہ العالی

مرکزی مجلس رضا، لاہور

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۴۴

نام کتاب	:	تعارفِ اہلِ سنّت
مؤلف	:	مولانا یٰس اختر مصباحی مدظلہ العالی
طبع اول	:	۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء دہلی
طبع دوم	:	۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء ملتان
طبع سوم	:	۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء مالیگاؤں، مہاراشٹر

نیز کلکتہ و دیگر مقامات سے متعدد ایڈیشن کے بعد

طبع جدید	:	۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹ء
زیرِ اہتمام	:	مرکزی مجلس رضا لاہور
صفحات	:	چونسٹھ
قیمت	:	-/۸۰ روپے

ملنے کا پتا

دفتر مرکزی مجلس رضا مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور۔

042-37225605, 0321-4477511

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اِنتساب، بنام

مشائخ وعُلماے دہلی

(۱) مجدّدِ الفِ ثانی، شیخ احمد، فاروقی، نقشبندی، سرہندی — وصال ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء

(۲) امام المحدّثین، شاہ عبدالحق، قادری، محدّث دہلوی — وصال ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء

(۳) امام الھند، شاہ ولی اللہ، نقشبندی، محدّث دہلوی — وصال ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء

(۴) العلوم، علاّمہ عبدالعلی، قادری، رزّاقی، لکھنوی — وصال ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء

(۵) شمس العارفین، سیدشاہ، آلِ احمد، اچھے میاں، قادری، مارہروی — وصال ۱۲۳۵ھ/۱۸۲۰ء

(۶) سراج الھند، شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی — وصال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء

(۷) امام الحکمۃِ والکلام، علاّمہ فضلِ حق، فاروقی، خیرآبادی — وصال ۱۲/صفر ۱۲۷۸ھ
۲۰/اگست ۱۸۶۱ء

(۸) سَیفُ اللّٰہِ المَسلول، علاّمہ فضلِ رسول، عثمانی، بدایونی — وصال ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء

(۹) خاتم الاکابر، سیدشاہ، آلِ رسول، احمدی، قادری، برکاتی — وصال ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء

(۱۰) استا العلماء، مفتی ارشاد حسین، مجدّدی، رام پوری — وصال ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء

(۱۱) اویس زماں، شاہ فضلِ رحمٰن، گنج مرادآبادی — وصال ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء

(۱۲) محبُّ الرسول، تاجُ الفحول، علاّمہ، عبدالقادر، عثمانی — وصال ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء

(۱۳) حافظِ ری، سیدشاہ، عبدالصّمد، مودودی، چشتی — وصال ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء

(۱۴) خاتم الحکماء، علاّمہ ہدایت اللہ، جون پوری — وصال رمضان ۱۳۲۶ھ/ستمبر ۱۹۰۸ء

(۱۵) امامِ اہلِ سنّت، مولانا الشّاہ محمد احمد رضا، قادری، بریلوی — وصال ۲۵/صفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء

(۱۶) رئیس المحدّثین، سیدشاہ، دیدارعلی، محدّث اَلوَری، لاہوری — وصال ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء

(۱۷) شیخ المشائخ، سیدشاہ، علی حسین، اشرفی، کچھوچھوی — وصال ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء

(۱۸) عارف باللہ، سیدشاہ، مہرعلی، چشتی، گولڑوی، پنجابی — وصال ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء

(۱۹) صدرُ الشریعہ، مولانا مفتی محمدامجدعلی، اعظمی، رضوی — وصال ذوالقعدہ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء

(۲۰) صدرُ الافاضل، مولانا محمدنعیم الدین، مرادآبادی — وصال ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تہدیہ، بخدمت

الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

جس کے دینی و علمی فیضان نے، این وآں کے احسان سے مستغنی کرنے کے ساتھ
اپنے اساتذہ ومشائخِ کرام کی بارگاہِ فیض مآب کا سعادت مند
اور اپنے اکابر واسلاف کا عقیدت مند بنا کر، چنیں وچناں سے بے نیاز کر دیا۔

جس نے فکر کی تابانی اور قلم کی جولانی سے مزیّن و مسلّح کرکے آفاقی سطح پر خدمتِ اسلام
و مسلمین کے شعور و اِدراک اور تعارفِ سَوادِ اعظم کے سلیقہ و جذبۂ فراواں سے
بَہرہ وَر اور سرفراز فرمایا۔ گویا:

شمعِ نظر، خیال کے ا ، جگر کے داغ
چراغ ہیں، تری سے آئے ہیں

جس کے مخلص و باصلا ۔۔ عُلما وفُضلاے کرام وفرزندانِ گرامی قدر
تحریر وتصنیف، تعلیم وتدریس، صحافت و خطابت، امامت و قیادت، ارشاد و ہدایت
نشر و اشاعت اور دیگر شعبہ ہائے علم وتحقیق ودعوت وتبلیغ واصلاح میں، کشورِ ہند کے چپے چپے پر
ابرِ کرم بن کر مسلمانانِ اہلِ سنّت کو، فیض یاب وسیراب کر رہے ہیں۔

جس کی درس گاہِ علم وفکر وفن کے خوشہ چیں اصحابِ اخلاص وایثار، واَربابِ فضل وکمال کی
مساعیِ جمیلہ اور تُرک تازیوں کا دائرہ
ایشیا سے افریقہ اور یورپ وامر وآ یلیا تک، دراز ہو چکا ہے۔

اور، ہر چہار جانب، جن کے قبولِ عام ورُجحانِ خلق وجَذب وکشش اور اثر ونفوذ کا، یہ عالَم ہے کہ:

ہمہ آہُوانِ ا، سَرِ خود، نہادہ بر
بأمیدِ آں کہ روزے، بشکار خواہی آمد

یکے، از فرزندانِ اشرفیہ
یٰسٓ اختر مصباحی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اہلِ سنّت وجماعت کا اِجمالی تعارف

جماعتِ اسلامی ہند کے ترجمان، سہ روزہ ''دعوت'' دہلی نے

زبانی وتحریری طور پر مجھے دعوت دی کہ مسلکِ اہلِ سنّت و جماعت، جسے عُرفِ عام میں حنفی بریلوی کہا جاتا ہے، اس مسلک کے افکار ونظریات، اس کے ممتاز عُلما و مشائخ اور اہم مدارس اور اداروں کے سلسلے میں ایک تعارفی مضمون لکھوں

جسے دعوت کے ''ہندوستانی مسلمان نمبر'' حصہ دوم (اکتوبر ۱۹۹۹ء) میں شریکِ اشاعت کر کے مثبت انداز میں اس مسلک اور اس سے وابستہ مسلمانوں کا صحیح تعارف کرایا جا سکے۔

اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے، زیرِ نظر مضمون، حاضرِ خدمت کر رہا ہوں۔

ویسے یہ موضوع ایک مکمل کتاب کا متقاضی ہے۔

اور ممکن ہے یہی مضمون ایک مستقل کتاب کا د چہ بن جائے۔

سرِ دست، تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے کچھ اِجمالی واِشاراتی حقائق پیش کر رہا ہوں۔

جو یقیناً، قارئین کی معلومات میں اضافے کے باعث اور مزید تحقیق و لعہ کے محرِّک، ثابت ہوں گے۔

متّحِدہ ہندوستان کے مسلمان، ابتدا ہی سے سنّی حنفی مذہب ومسلک کے پابند، رہے ہیں۔

خطۂ مالابار وکوکن میں کچھ سنّی شافعی مسلمان، آباد ہیں۔ کہیں کہیں، تھوڑی تعداد میں اہلِ تشیُّع بھی ہیں۔

مسلمانانِ متّحِدہ ہند میں فرقہ بندی وتفرقہ بازی کا آغاز، اُنیسویں صدی عیسوی کے رُبعِ اول سے شروع ہوا۔ اور اِختلاف ونزاع کی گرم بازاری میں ائمۂ اربعہ کی تقلیدِ فِقہی عُرفی کو خصو اور تصوف وطریقت کو عموماً، اپنی شدید تنقید بلکہ تنقیص وتفسیق کا نشانہ، بنایا گیا۔

تقلید وتصوف، دونوں کو بدعت وضلالت کے خانے میں رکھا گیا اور اِسی بنیاد پر

سَوادِ اعظم اہلِ سُنّت وجماعت سے الگ ہو کر کئ مسالک، عالَمِ وجود میں آ گئے۔

اِس حقیقت کو تاریخی تسلسل کے ساتھ، جا کے لئے مولانا ابوالحسن علی، ندوی (متوفی ۲۲ر رمضان ۱۴۲۰ھ/۳۱ر دسمبر ۱۹۹۹ء) کے والد، حکیم عبدالحئی، رائے بریلوی (متوفی ۱۳۴۱ھ/فروری

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۱۹۲۳ء)اور مولانا شبلی نعمانی (متوفی ، ذوالحجہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء) کے شاگرد ، سید ن ندوی (متوفی ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۳ء) کی رجہ ذیل تحریریں، قابلِ لعہ اور معلومات افزا ہیں:

(۱) بعض لوگوں کے نزدیک ، مسائلِ فقہیہ میں کسی امام کی تقلید ، ناجائز وحرام ہے۔
اور ان کے نزدیک، کتاب وسُنّت سے جو اَحکام، صَراحةً معلوم ہوں اُنھیں کا اِتّباع کرنا چاہیے۔
اور مسائلِ فقہ میں قیاس واِجماعِ اُمّت ، حُجتِ شرعی نہیں ہے۔
یہ مسلک، مولانا فاخر، الہ آبادی بن یحیٰی اور میاں جی ، شیخ نذیر حسین، حسینی ، دہلوی بن جواد علی اور نواب صدیق حسن، بھوپالی اور ان کے متبعین کا ہے۔
ایک گروہ کی رائے ، اِس معا میں حَدِّ اِفراط تک پہنچی ہوئی ہے اور تقلید کی حُرمت پر یہ لوگ بہت مُصِر ہیں۔ مقلّدین کو، یہ، اہلِ بدعت، رکرتے ہیں اور ان کو نفس کا غلام سمجھتے ہیں۔
یہ لوگ، اپنی اِس سخت رائے میں اِس حدتک بڑھ گئے ہیں کہ:
ائمّۂ کرام، بِالخُصوص امام اعظم ابوحنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کی شان میں گستاخی بھی کرد ہیں۔
یہ مسلک، شیخ عبدالحق، بنارسی بن اللہ اور شیخ عبداللہ صدیقی، الہ آبادی، وغیرہ کا ہے۔
اِن لوگوں نے اپنے مسلک وخیال کے بق، کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ مثلاً:
شیخ معینُ الدّین، سندھی، بن امین کی ''دِرَاسَاتُ اللَّبِیب'' اور شیخ فاخر، الہ آبادی کی ''قُرَّةُ العَینَین'' اور شاہ اسمٰعیل، دہلوی کی ''تَنوِیرُ العَینَین'' اور میاں سید نذیر حسین کی ''مِعیَارُ الحَق'' اور شیخ عبداللہ، الہ آبادی کی ''اِعتِصَامُ السُّنَّة'' اور نواب صدیق حسن، بھوپالی کی ''اَلجُنَّةُ فِی الاُسوَةِ الحَسَنَةِ بِالسُّنَّة'' وغیرہ ہیں۔.............

عُلماے اَحناف میں بھی، دو گروہ ہیں۔ ایک تحقیق وانصاف کی راہ پر ہے۔ مثلاً:
مُلّا بحرُ العُلوم، عبدالعلی بن مُلّا نظامُ الدّین، مصنّفِ ''اَرکانِ اربعہ''
اور مولانا عبدالحیٔ، فرنگی محلی ، بن عبدالحلیم، مصنّفِ ''اَلتَّعلِیقُ المُمَجَّد''۔
اَحناف میں دوسرا گروہ، اُن لوگوں کا ہے
جو، تقلید پر سختی سے قائم ہیں۔ اور اس کے خلاف کوئی چیز، برداشت نہیں کرسکتے ہیں۔
مثلاً: **مولانا شیخ فضلِ رسول، اموی، بدایونی اور ان کے متّبعین۔''**

(ص ۱۵۴۔ ''**اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں**''۔ مطبوعہ: دارُا ، اعظم گڑھ۔ از حکیم عبدالحیٔ، رائے بریلوی)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۲) شاہ عبدالغنی صاحب، مجدّدی کے ممتاز شاگرد

مولانا رشید احمد، گنگوہی اور مولانا محمد قاسم، نانوتوی، بانیِ دارُالعلوم ہیں۔

اور پورب میں مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب کے شاگرد، مولانا سخاوت علی، جون پوری، وغیرہ ہیں۔

اِس سلسلہ میں توحیدِ خالص کے جذبے کے ساتھ، حنفیت کی تقلید کا، رَنگ، نمایاں رہا۔

مولانا شاہ اسحاق صاحب، دہلوی کے ایک اور شاگرد، مولانا سید نذیر حسین صاحب بہاری، دہلوی ہیں۔ اِس دوسرے سلسلہ میں توحید اور رَدِّ بدعت کے ساتھ، فقہِ حنفی کی تقلید کے بجائے، براہِ راست کتبِ حدیث سے بہ قدرِ فہم اِستفادہ اور اس کے مطابق عمل کا جذبہ نمایاں ہوا۔ اور اسی سلسلے کا نام ''**اہلِ حدیث**'' مشہور ہوا۔

تیسرا فریق، وہ تھا جو شِدَّت کے ساتھ، اپنی پُرانی رَوِش پر قائم رہا۔ اور اپنے آپ کو اَھْلُ السُّنَّۃ کہتا رہا۔ اِس گروہ کے پیشوا، زیادہ تر، بریلی اور بدایوں کے عُلَما تھے۔''

(ص ۴۶۔ **حیاتِ شبلی**۔ از سید سلیمان، ندوی۔ مطبوعہ: دارُالمصنّفین، اعظم گڑھ)

حکیم عبدالحئی، رائے بریلوی (متوفی ۱۹۲۳ء) اور سید سلیمان ندوی (متوفی ۱۹۵۳ء) کے بقول:

تقلید پر سختی سے قائم رہنے والے، پرانی رَوِش پر شِدَّت سے جَمے رہنے والے، اپنے آپ کو ''اہلِ سُنَّت'' کہنے والے حضرات، عُلَمائے بدایوں و بریلی اور ان کے متبعین ہیں۔

جو آج بھی تقلید اور پرانی رَوِش کے خلاف کچھ برداشت کرنے کو تیار نہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن، پرواز اصلاحی (سرائے میر، ضلع اعظم گڑھ۔ یوپی) اور پروفیسر محمد ایوب قادری (کراچی) نے مسلکی تقسیم کی، اپنے اپنے انداز میں اِس طرح، وضاحت کی ہے:

(۱) حضرت شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی کے مذہ میں اور ان سے اِنتساب رکھنے والوں میں ایک گروہ، تو شاہ صاحب کے مسلک پر گامزن تھا۔ اور مسائلِ شرعی میں سَرِ مُو اِنحراف پسند نہیں کرتا تھا۔ مگر دوسرا گروہ، اِجتہاد اور عدمِ تقلید کا رُجحان رکھتا تھا۔

چنانچہ، رفتہ رفتہ ان گروہوں میں مختلف مسئلوں میں اختلاف، رُونما ہوا۔''

(ص ۱۳۸۔ ''**مفتی صدرُالدّین آزردہ**''۔ مؤلّفہ: عبدالرحمٰن پرواز اصلاحی۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵)

(۲) اَوَدھ میں بڑے بڑے معقولین پیدا ہوئے۔

آخری دَور میں مولانا فضلِ حق، خیرآبادی، اِس قافلے کے سالار تھے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

انھوں نے اپنے والد، مولانا فضلِ امام، خیرآبادی کے علاوہ
خاندانِ ولی اللّٰھی سے بھی اِستفادہ کیا تھا۔
مگر، وہ، شاہ اسمٰعیل، دہلوی اور شاہ اسحاق، دہلوی کے بعض افکار و نظریات سے شدید اختلاف
رکھتے تھے۔ اور قدیم رَوِش پر سختی سے قائم تھے۔
مولانا محبوب علی، دہلوی (تلمیذِ شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی) بھی ان کے ہم خیال تھے۔
اِن حضرات نے شاہ اسمٰعیل کے افکار و خیالات کی سختی سے تردید کی۔
عُلمائے بریلی و بدایوں، اِس سلسلے میں ان کے مُعین و مددگار تھے۔"

(ص ۵۵۔ بہ عنوان! "**اردو میں مذہبی ادب**" اردونامہ، کراچی۔ دسمبر ۱۹۷۵ء۔ بقلم پروفیسر محمد ایوب قادری)

حقیقت سے قریب اور مزید آسان لفظوں میں صحیح نتیجے تک پہنچنا چاہتے ہیں
تو غیر مقلّد عالم، محمد جعفر، تھانیسری (متوفی ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء) اور مولانا ثناءُاللہ، امرتسری
(متوفی ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) کے، یہ بیانات و مُشاہدات بھی، ملاحظہ فرماتے چلیں:
(۱) میری موجودگیِ ہند کے وقت (۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء) شاید، پنجاب بھر میں
دس (۱۰) وہابی عقیدے کے مسلمان بھی، موجود، نہ تھے۔
اور اب (۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء) مَیں دیکھتا ہوں کہ:
کوئی گاؤں اور کوئی شہر، ایسا نہیں کہ:
جہاں، مسلمانوں میں سے چہارم حصہ، "وہابی"، معتقد محمد اسمٰعیل کے، نہ ہوں۔"

(ص ۸۱۔ "**تواریخِ عجیبہ**" مؤلّفہ: محمد جعفر، تھانیسری۔ سنگِ میل پبلی کیشنز۔ لاہور)

(۲) امرتسر (پنجاب) میں مسلم، غیر مسلم آبادی، مُساوی ہے۔
اَسّی (۸۰) سال قریباً سبھی مسلمان، اُسی خیال کے تھے، جن کو آج کل "**حنفی بریلوی**"
کہا جاتا ہے۔" (ص ۴۔ "**شمعِ توحید**"۔ مؤلّفہ: ثناءُاللہ، امرتسری۔ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ، سرگودھا، پنجاب، پاکستان)
مولانا ثناءُاللہ، امرتسری، مدیرِ مجلّہ "اہلِ حدیث" امرتسر، پنجاب (متوفی ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء)
نے ۱۹۳۷ء میں اپنا مذکورہ تجزیہ پیش کیا تھا۔ جس کے مطابق، آج (۱۹۹۹ء) سے تقریباً
سَتّر (۷۰) سال پہلے، امرتسر، پنجاب کی مسلم آبادی، اُسی خیال کی تھی، جسے آج "**حنفی بریلوی**"
کہا جاتا ہے۔ اور محمد جعفر، تھانیسری (متوفی ۱۹۰۵ء) کے مشاہدہ و تحقیق کے بہ موجب

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

آج (۱۹۹۹ء) سے تقریباً، ڈیڑھ سو (۱۵۰) سال پہلے تک
کسی وہابی، معتقد شاہ اسمٰعیل دہلوی کا، پنجاب بھر میں وجود نہیں تھا۔

سراجُ الہند، شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی (وصال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) کے وصال کے بعد، سنّی حنفی مسلک سے کچھ لوگوں کے اِنحراف اور م تقلید کے رُجحان نے
متحدہ ہندوستان کی مسلم اجتما کا شیرازہ، منتشر کیا۔ اور توحیدِ خا کے تحفظ کے نام پر
لکھی جانے والی کتاب ''**تقویۃ الایمان**'' از شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی (متوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء)
ا لوگوں کا مَر بن کر سا آئی۔

مولانا اشرف علی، تھانوی (متوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) کی بیان کردہ روایت کے بق
خود، شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی صاحب کا، یہ خیال تھا کہ:
''میں نے، یہ کتاب لکھی ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ:
اِس میں بعض جگہ، ذرا تیز ا ظ آ گئے ہیں۔ اور بعض جگہ، تشدّد بھی ہو گیا ہے۔
مثلاً: اُن اُمور کو جو شرکِ تھے، شرکِ لکھ دیا گیا ہے۔
اِن وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اِس کتاب کی اشاعت سے شورش، ضرور ہو گی۔
اگر، مَیں یہاں رہتا، تو ان مضامین کو مَیں آٹھ دس برس میں بتدریج، بیان کرتا۔
لیکن، اِس وقت میرا اِرادہ، حج کا ہے۔ اور وہاں سے واپسی کے بعد، عزمِ جہاد ہے۔
اِس لئے مَیں اِس کام سے معذور ہو گیا۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ:
کوئی دوسرا، اِس بار کو اُٹھائے گا نہیں۔ اِس لئے میں نے یہ کتاب، لکھ دی ہے۔
گو، اِس سے شورش ہو گی۔ مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود، ٹھیک ہو جائیں گے۔''

(ص ۹۸، حکایت ۵۹، **حکایاتِ اولیا (ارواحِ ثلثہ)** از مولانا اشرف علی، تھانوی، مطبوعہ کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند)

تیز اَ ظ اور تشدّد کو تو پیرایۂ بیان کہا جا سکتا ہے، مگر، شرکِ کو شرکِ جَلی
لکھنے کا اختیار، نہ جانے کیسے، مؤلّفِ تقویۃ الایمان کو حاصل ہو گیا؟
شورش اور لڑنے بھڑنے کا ارمان، ضرور پورا ہو گیا
مگر، جانے والے مسلمان، ٹھیک آج تک، نہ ہو سکے۔

مولانا سید احمد رضا، بجنوری، قاسمی ہیں:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"افسوس ہے کہ اِس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے
مسلمانانِ ہند و پاک، جن کی تعداد، بیس کروڑ سے زیادہ ہے
اور تقریباً، نوے فی صد حنفی المُسلک ہیں، دوگروہوں میں بٹ گئے ہیں۔"

(ص ۱۰۷۔ **انوارُالباری**، جلد ۱۱۔ مرتّبہ: مولانا سید احمد رضا، بجنوری۔ مطبوعہ: ناشر العلوم، بجنور)

مولانا ابوالکلام آزاد (متوفی ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء) کہتے ہیں:

"مولانا اسمٰعیل شہید، مولانا منوّرُالدّین کے ہم درس تھے۔
شاہ عبدالعزیز کے ا ل کے بعد، جب ا ں نے **تقویۃُ الایمان** اور **جِلاءُ العَینین** لکھی۔
اور ان کے مسلک کا ملک میں چرچا ہوا، تو تمام عُلما میں پڑ گئی۔
ان کے رَد میں سب سے زیادہ سرگرمی، بلکہ سربراہی، مولانا منورُالدّین نے دکھائی۔
متعدد کتابیں لکھیں۔ اور ۱۲۴۰ھ والا مشہور مبا جامع مسجد (دہلی) کیا۔
تمام عُلمائے ہند سے فتویٰ، مرتّب کرایا، پھر، حَرمین سے فتویٰ منگایا۔
ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ:
ا ں نے ابتدا میں مولانا اسمٰعیل اور ان کے رفیق اور شاہ صاحب کے داماد
مولانا عبدالحیٔ (بڑھانوی) کو بہت کچھ، فہمائش کی۔ اور ہر طرح سمجھایا۔ لیکن، جب ناکامی ہوئی
تو ورَد میں سرگرم ہوئے۔ اور جامع مسجد (دہلی) کا شہرۂ آفاق مناظرہ، ترتیب دیا۔
جس میں ایک طرف، مولانا اسمٰعیل اور مولانا عبدالحیٔ (بڑھانوی) تھے۔
اور دوسری طرف، مولانا منورُالدّین اور تمام عُلمائے دہلی۔"

(ص ۴۸۔ **آزاد کی کہانی، آزاد کی زبانی**۔ مرتّبہ: مولانا عبدالرزّاق، ملیح آبادی۔ ، اردو بازار، لاہور)

وا رہے کہ ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء میں جامع مسجد، دہلی میں ہونے والا مبا
متحدہ ہندوستان کا **"سُنّی وہابی مناظرہ"** تھا۔

مولانا مخصوصُ اللہ، دہلوی بن شاہ رفیعُ الدّین، دہلوی و مولانا محمد مو دہلوی بن شاہ
رفیعُ الدّین، دہلوی بن شاہ ولی اللہ، محدّث دہلوی و مولانا منورُ الدّین، دہلوی و مفتی صدرُ الدّین
آزردہ، دہلوی و مولانا احمد سعید، نقش بندی، دہلوی و مولانا رشیدُ الدّین خاں، دہلوی
و مولانا فضلِ خیرآبادی و مولانا حیدر علی، فیض آبادی و مولانا خیرُ الدّین، دہلوی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تلامذۂ شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی بن شاہ ولی اللہ، محدّث دہلوی کے علاوہ
مولانا شاہ عینُ الحق عبدالمجید، عثمانی، قادری، برکاتی، بدایونی و مولانا جمالُ الدّین، فرنگی محلی
لکھنوی و مولانا فضلِ رسول، عثمانی، قادری، برکاتی، بدایونی و حکیم صادق علی خاں، دہلوی
(مسیحُ المُلک حکیم اجمل خاں کے حقیقی دادا) و مولانا سید اشرف علی، گلشن آبادی
و مولانا مخلص الرحمٰن چاٹگامی و مولانا قلندر علی، زبیری، پانی پتی، وغیرھُم
بے شمار عُلما و مشائخِ اہلِ سُنَّت نے تقریر و تحریر، ہر طرح سے **"اسمٰعیلی وہابی مسلک"**
اور اس کے افکار و نظریات کا رَدّ و اِنکار و اِبطال کیا۔
اور مذہب و مسلکِ اہلِ سُنَّت و جماعت کے تحفظ و صیانت کے فکری و قلمی و لِسانی جہاد میں
اپنے علم و عمل کے ذریعہ، سرگرم حصہ لیا۔

حضرت شاہ مخصوص اللہ، دہلوی (متوفی ذوالحجہ ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ھ) بن شاہ رفیعُ الدّین، محدّث
دہلوی (وصال ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء) بن شاہ ولی اللہ، محدّث دہلوی (وصال ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء)
سے ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء میں علاّمہ فضلِ رسول، عثمانی، قادری، برکاتی، بدایونی (متوفی ۱۲۸۹ھ/
۱۸۷۲ء) نے، سات (۷) سوالات، تَقْوِیةُ الْاِیْمَان اور اس سے متعلق دیگر اُمور کے بارے میں
کیے تھے، جو مع سوال و جواب، رسالہ "تَحْقِیقُ الْحَقِیقَة"، مطبوعہ بمبئی ۱۲۶۷ھ میں
شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں سے صرف تین جوابات، یہاں، پیش کیے جا رہے ہیں۔

حضرت شاہ مخصوص اللہ، دہلوی (متوفی، ذوالحجہ ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ء) تحریر فرماتے ہیں:

"پہلی بات کا جواب، یہ ہے کہ:

"تَقْوِیةُ الْاِیْمَان" کہ میں نے، اس کا نام "تَفْوِیةُ الْاِیمان" ساتھ "ف" کے، رکھا ہے۔
اس کے رَد میں رسالہ، جو میں نے لکھا ہے، اُس کا نام "مُعِیدُ الْاِیمان" رکھا ہے۔
اسمٰعیل کا رسالہ، موافق ہمارے خاندان کے کیا کہ:
تمام انبیا اور رسولوں کی توحید کے خلاف ہے۔ کیوں کہ پیغمبر، سب، توحید کے سکھلانے کو، اپنی راہ
پر چلانے کو، بھیجے گئے تھے۔ اس کے رسالہ میں اس توحید کا اور پیغمبروں کی سُنَّت کا پتا بھی نہیں ہے۔
اس میں شرک اور بدعت کے اَفراد کو گن کر، جو لوگوں کو سکھلایا ہے، کسی رسول نے اور ان کے خلیفہ
نے کسی کا نام لے کر شرک، یا بدعت لکھا ہو، اگر کہیں ہو، تو اس کے پَیرووں کو کہو کہ ہم کو بھی دکھاوٴ؟

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

چوتھی بات کا جواب، یہ ہے کہ:

وہابی کا رسالہ، مَتن تھا۔ یہ گویا، اس کی شرح کرنے والا ہو گیا۔

پانچویں بات کا جواب، یہ ہے کہ:

بڑے عَمِّ بزرگوار (شاہ عبد العزیز) کہ وہ بینائی سے معذور ہو گئے تھے، اس کو سنا، یہ فرمایا:

اگر، بیماریوں سے معذور، نہ ہوتا، تو ''تحفۂ اِثنا عشریہ'' کا سا جواب، اس کا رَد بھی ے''

اس کی بخشش، وہّاب بے مِنّت نے اس بے اعتبار کو، دی۔ شرح کا، رَد لکھا۔ مَتن کا مقصد بھی، نابود ہو گیا۔ ہمارے والد ماجد (شاہ رفیعُ الدّین، محدِّث دہلوی) نے اس کو دیکھا، نہ تھا۔

بڑے حضرت (شاہ عبد العزیز، محدِّث دہلوی) کے فرمانے سے کھُل گیا کہ:

''جب، اس کو گمراہ جان لیا، س اس کا، رَد فرمایا۔''

(ص ۶۱۷ تا ص ۶۲۰۔ ''**انوارِ آفتابِ صداقت**''، مؤلَّفہ: قاضی فضلِ احمد، لدھیانوی۔

مطبوعہ کریمی پریس، لاہور۔ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء)

شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی (متوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) کی تجدُّد پسندی وخود رائی کا ایک عبرت ا نمونہ، ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا اشرف علی، تھانوی (متوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) ایک تاریخی روایت، بیان کرتے ہیں کہ:

.....''شاہ اسحاق صاحب، بیان فرماتے ہیں کہ:

جب، مولوی اسمٰعیل نے، رَفعِ یَدَین شروع کیا، تو مولوی محمد علی صاحب و مولوی احمد علی صاحب نے جو شاہ عبد العزیز صاحب کے شاگرد اور ان کے کاتب تھے، شاہ صاحب سے عرض کیا کہ:

''حضرت! مولوی اسمٰعیل نے رَفعِ یَدَین شروع کیا ہے اور اس سے ہ پیدا ہو گا۔ آپ، ان کو روک دیجیے۔''

شاہ صاحب نے فرمایا: مَیں تو ضعیف ہو چکا ہوں، مجھ سے مناظرہ، نہیں ہو سکتا۔''

جب شاہ عبد القادر صاحب، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا:

''میاں عبد القادر! تم، اسمٰعیل کو سمجھا دینا کہ:

وہ، رَفعِ یَدَین، نہ کیا کرے۔ کیا فائدہ ہے۔ خواہ اہ میں شورش، پیدا ہو گی۔''

شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

’’حضرت! مَیں کہہ تو دوں، مگر، وہ مانے گا نہیں اور حدیثیں، پیش کرے گا۔‘‘

شاہ عبدالقادر نے مولوی محمد یعقوب صاحب کی معرفت، مولوی اسمٰعیل صاحب سے کہلا بھیجا کہ: تم، رَفعِ یدین چھوڑ دو۔ اِس سے خواہ مخواہ، فتنہ ہوگا۔‘‘

جب، مولوی محمد یعقوب صاحب نے مولوی اسمٰعیل صاحب سے کہا، تو انھوں نے جواب دیا کہ:

’’اگر، عوام کے فتنے کا خیال کیا جائے، تو پھر اس حدیث کے کیا معنیٰ ہوں گے؟

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهٗ اَجْرُ مِأَةِ شَهِيدٍ۔

کیوں کہ جو سُنَّتِ متروکہ کو اختیار کرے گا، عوام میں شورش، ضرور ہوگی۔‘‘

مولوی محمد یعقوب صاحب نے، شاہ عبدالقادر صاحب سے، ان کا جواب، بیان کیا۔

اس کو سُن کر شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا:

’’بابا! ہم تو سمجھے تھے کہ اسمٰعیل، عالم ہو گیا۔ مگر، اس نے تو ایک حدیث کا معنیٰ بھی نہیں سمجھا۔

یہ حکم، تو اُس وقت ہے، جب کہ سُنَّت کے مقابل، خلافِ سُنَّت ہو۔

اور مَا نَحْنُ فِيهِ میں سُنَّت کا مقابل، خلافِ سُنَّت نہیں، بلکہ دوسری سُنَّت ہے۔

کیوں کہ جس طرح، رَفعِ یدین، سُنَّت ہے۔ یوں ہی اِرسال بھی سُنَّت ہے۔‘‘

(حکایت ۷۳، اَرواحِ ثلاثہ۔ اِمدادُ الْغُربا، سہارن پور۔ ۱۳۷۰ھ)

شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی کی تحریروں سے متعدد اِعتقادی وفقہی اختلافات عُلما وعوام کے درمیان پیدا ہوئے۔

جن میں مسئلۂ اِمکانِ کِذبِ باری تعالیٰ ومسئلۂ اِمکانِ نظیرِ محمدی، سرِ فہرست ہیں۔

عُلماے اہلِ سُنَّت نے اِمتناعِ کِذب واِمتناعِ نظیر کا اپنا موقف

قوت واِستدلال اور شرح وبَسط کے ساتھ، بیان کیا۔

شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی کی تحریر کردہ ایک نہایت متنازعہ، بلکہ ایمان سوز عبارتِ تقویۃُ الایمان، یہ ہے:

’’اس شہنشاہ کی تو، یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے

تو، کروڑوں نبی اور ولی اور جن وفرشتہ، جبریل اور محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

پیدا کر ڈالے۔‘‘ (ص ۳۷۔ تقویۃُ الایمان، از شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی، مطبوعہ مطبع صدیقی، شاہجہان آباد۔ ۱۸۵۴ء)

علاّمہ فضلِ حق، خیر آبادی، تلمیذِ شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی نے، اس پر، زبردست شرعی گرفت

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فرماتے ہوئے، پہلے ''تقریرِ اعتراضات برتقویۃ الایمان'' کے نام سے ایک رسا لکھا۔
اور اس کے بعد ''تَحقِیقُ الفَتویٰ فِی اِبطَالِ الطَّغوی'' جیسی معر ۃ الآرا کتاب
فرما کر تقویۃ الایمان، کے باطل خیالات کے تارو پود، کرر د ۔

اس کے بعد، شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی کے رسا ''یک روزہ'' کے جواب میں
''اِمتِناعُ النَّظِیر'' لکھ کر ''عقیدۂ اِمکانِ نظیرِ محمدی'' کا اِ ال کیا۔

تَحقِیقُ الفَتویٰ میں علاّ خیرآبادی نے تحریر فرمایا ہے کہ:
قرآن وحدیث کی نُصوصِ قطعیہ کے بق، حضوراِ کرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم، خاتم النّبیین ہیں۔
آپ کے بعد، کوئی نبی ورسول نہیں ہوسکتا۔ اب، آپ کی نظیر، ممکن نہیں، بلکہ محالات میں سے ہے۔
محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم، جیسا کوئی دوسرا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم) پیدا کرنے
کے عقیدے سے خود، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے قول سے کِذب، لازم آئے گا۔
اور کِذب، ایک عیب ہے، جو اللہ کے لئے محال ہے۔''

تفصیل کے لئے کریں: ص۱۵۲ تا ۱۷۶۔ تَحقِیقُ الفَتویٰ فِی اِبطَالِ الطَّغوی''
موٴ ہ، علاّ فضلِ ، خیرآبادی (اشاعتِ اول مع فارسی، م تبۂ قادریہ، لاہور۔ ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔
جمِ اردو، مولانا محمد عبدالحکیم، شرف قادری۔ لاہور)

''اِمتِناعُ النَّظِیر'' موٴ ہ: علاّ فضلِ ، خیرآبادی۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء۔ جون پور۔

علاّ خیرآبادی نے، اپنی ان کتابوں میں ''اِمتناعِ نظیرِ محمدی'' و ''اِمتناعِ کِذبِ باری تعالیٰ''
کے وَا ر اور قاہر دلا وبراہین، پیش کر دیئے ہیں۔

شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی نے، اِسی موضوع پر ایک رسا ''یک روزہ'' لکھا تھا۔

مولانا حیدر علی، رام پوری ثمّ (متوفی ذوالحجہ ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء) نے ۱۲۶۵ھ میں
''صِیَانَۃُ النَّاس عَن وَسوَسَۃِ الخَنَّاس'' مطبوعہ ۱۲۷۰ھ لکھ کر کچھ جوابات دینے اور اپنے
استاد کا دِفاع کرنے کی جو کوشش کی تھی، اُس کا مدلّل جواب، علاّ خیرآبادی کے تلمیذ، مولانا شاہ
عبدالحق، کان پوری (وصال ۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۵ء۔ حیدرآباد، دَکن) نے
''فَصلُ الخِطَاب'' کے نام سے دیا۔

علاّ فضلِ ، خیرآبادی نے خود بھی جوا اب کے طور پر، فارسی زبان میں ''اِمتِنَاعُ النَّظِیر''

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے نام سے ایک محقّقانہ و عالمانہ کتاب لکھی، جسے علاّ مہ سید سلیمان اشرف ،صدر شعبۂ علومِ اسلامیہ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (متوفی ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء) نے ۱۹۰۸ء میں جون پور سے شائع کردی تھی۔

مولانا احمد حَسَن ،کان پوری (متوفی ۳ رصفر ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء) تلمیذِ مفتی محمد لطفُ اللہ علی گڑھی (متوفی ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء) وخلیفۂ حاجی اِمدادُ اللہ، مہاجرِ مکّی (متوفی ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء) نے ''تَنْزِیْہُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شَائِبَۃِ الْکِذْبِ وَالنُّقْصَانِ''،مطبوعہ ۱۳۰۶ھ۔

مولانا حکیم سید برکات احمد، ٹونکی (متوفی ربیعُ الاوّل ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء) نے

''اَلصَّمْصَامُ الْقَاضِبُ لِرَأْسِ الْمُفْتَرِی عَلَی اللّٰہِ الْکِذْبِ''۔

اور مفتی محمد عبداللہ، ٹونکی (متوفی ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) نے ''عُجَالَۃُ الرَّاکِبِ فِی اِمْتِنَاعِ کِذْبِ الْوَاجِبِ''، مطبوعہ ۱۳۰۸ء، لکھ کر عقیدۂ اِمکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا، رَدِّ بلیغ فرمایا۔

اس دَور کے اختلافات اور نتائج کا ذکر، یہیں چھوڑ کر، اب آگے کی طرف بڑھتے ہیں۔

خلاصۂ بحث کو سمجھنے کے لئے مشہور نقش بندی مجدِّدی عالم، مولانا ابوالحسن زید، فاروقی، مجدِّدی، دہلوی (متوفی ۱۷ ر جمادیٰ الآخرہ ۱۴۱۴ھ/۲ ردسمبر ۱۹۹۳ء) کی یہ تحریر، بصیرت افروز اور عبرت انگیز ہے:

''حضرت مجدِّد (الفِ ثانی، شیخ احمد، سرہندی) کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ (مطابق ۱۸۲۴ء) تک، ہندوستان کے مسلمان، دوفرقوں میں بٹے رہے: ایک، اہلِ سُنّت و جماعت۔ دوسرے، شیعہ۔

اب، مولانا اسمٰعیل دہلوی کا ظہور ہوا۔ وہ، شاہ ولی اللہ کے پوتے

اور شاہ عبدالعزیز و شاہ رفیعُ الدّین اور شاہ عبدالقادر کے بھتیجے تھے۔

ان کا مَیلان، محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف ہوا۔ اور نجدی کا رسالہ، رَدُّ الْاِشْرَاک ان کی نظر سے گذرا۔ اور اردو میں انھوں نے ''تقویۃُ الایمان'' لکھی۔

اِس کتاب (تقویۃُ الایمان) سے مذہبی آزادخیالی کا دَور، شروع ہوا۔

کوئی غیر مقلِّد ہوا، کوئی وہابی بنا، کوئی اہلِ حدیث یا، کسی نے اپنے کو سَلَفی کہا۔

ائمۂ مجتہدین کی جو منزلت اور احترام، دل میں تھا، وہ ہوا۔

معمولی نوشت وخواند کے اَفراد، امام بننے لگے۔ اور افسوس اِس بات کا ہے کہ:

توحید کی حفاظت کے نام پر، بارگاہِ نبوت کی تعظیم واِحترام میں

تقصیرات (بے ادبی و گستاخی) کا سلسلہ، شروع کردیا گیا۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یہ ساری قباحتیں، ماہِ ربیع الآخر ۱۲۴۰ھ (۱۸۲۴ء) کے بعد سے ظاہر ہونی، شروع ہوئیں۔"

(ص ۸ و ص ۹۔ **"مولانا اسمٰعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان"** از مولانا ابوالحسن زید، فاروقی، مجدِّدی، دہلوی

مطبوعہ: شاہ ابوالخیر اکیڈمی۔ چتلی قبر، دہلی۔ و مطبوعہ لاہور)

مُحِبِّ رسول، تاجُ الفُحول، مولانا عبدالقادر، عثمانی، قادری، برکاتی، بدایونی (متوفی ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) اور غیر مقلِّد عالم، مولانا امیر احمد، سَہسوانی (متوفی ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۷ء) بن مولوی امیر حَسَن سَہسوانی (متوفی ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۹ء) کے درمیان، مسئلۂ اِمکانِ کِذب و اِمکانِ نظیر کے موضوع پر

۳۰/ جمادیٰ الآخرہ ۱۲۸۸ھ/ ۱۶/ ستمبر ۱۸۷۱ء میں شیخوپور، بدایوں میں

ایک نہایت اہم مناظرہ ہوا تھا۔

تفصیلات، "مناظرۂ احمدیہ" مؤلَّفہ: مولانا نذیر احمد، سَہسوانی (غیر مقلِّد)۔ مطبوعہ مطبع شُعلۂ طور، کان پور، ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء۔ و "اِفاداتِ تُرابیہ"۔ مطبوعہ میرٹھ۔ از مولانا تُراب علی (غیر مقلِّد) تلمیذِ مولانا امیر حَسَن، سَہسوانی (غیر مقلِّد)۔

اور **"اِفاداتِ صَمدیہ"**۔ مطبوعہ آگرہ۔ ۱۲۸۶ھ۔ از حافظِ بخاری، حضرت سید شاہ عبدالصَّمد چشتی، سَہسوانی، میں مسطور و مذکور ہیں۔

سَہسوانی غیر مقلِّد عُلما، اَثرِ ابن عباس کو دلیل بنا کر مختلف طَبقاتِ اَرض میں آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ علیہمُ السَّلام اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرح، دیگر انبیا، مانتے تھے۔

اور، یہ اِس لئے تھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نظیر، ممکن ہی نہیں

بلکہ اس کا وُقوع بھی ثابت کیا جا سکے۔

پروفیسر محمد ایوب قادری (کراچی) لکھتے ہیں:

"یہاں، اِس امر کی طرف، اشارہ کرنا، ضروری ہے کہ:

اَثرِ ابن عباس کے مسئلہ میں عُلمائے بریلی اور بدایوں نے

مولانا محمد اَحسَن، نانوتوی کی، بڑی شدّ و مد سے مخالفت کی۔

بریلی میں، اس محاذ کی قیادت، مولانا نقی علی خاں کر رہے تھے۔

اور بدایوں میں مولانا عبدالقادر بن مولانا فضلِ رسول، بدایونی، سرخیلِ جماعت تھے۔"

(ص ۹۴۔ **"مولانا محمد احسن، نانوتوی"**، مؤلَّفہ: پروفیسر محمد ایوب قادری۔ مکتبۂ عثمانیہ، کراچی ۱۹۶۶ء)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مولانا عبدالحق، خیرآبادی، ومولانا سید حُسین شاہ، محدِّث رام پوری، ومولانا عبدالعلی، رام پوری ومفتی نورُ الحٰق، رام پوری ودیگر عُلماے اہلِ سُنّت نے

فتنۂ مثل و اِمکانِ نظیرِ محمدی کے خیال کو نصّ قرآنی کے مُعارِض عقیدۂ فاسدہ قرار دیا۔

حضرت مفتی ارشاد حسین، مجدِّدی، رام پوری (متوفی ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء) نے لکھا کہ:

اس پر عقیدہ رکھنا، اہلِ سُنّت و جماعت کے خلاف ہے۔

"خَاتَمُ النَّبِیّن بمعنی آخِرُ النَّبِیّن، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی ہیں۔"

(ص ۲۶۔ "تَنْبِیْهُ الْجُهَّالِ بِاِلْهَامِ الْبَاسِطِ الْمُتْعَال"۔ مرتبہ: مفتی حا بخش، آنولوی۔ مطبوعہ بہارستانِ کشمیر، لکھنؤ)

نظیرِ محمدی، ختمِ نبوت، اَثرِ ابنِ عباس کی بحث، طول تی گئی۔ اور اِسی موضوع سے متعلق

ایک سوال کے جواب میں مولانا محمد قاسم، نانوتوی (متو ۱۲۴۸ھ۔ متوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) نے

"تَحـ ـیرُ النَّاس عَنْ اِنْکارِ اَ ـرِ اِبنِ عَبَّاس" کے نام سے، ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۲ء میں ایک رسا

لکھا۔ جسے مولانا محمد اَحْسَن، نانوتوی (متوفی ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء) نے

اپنے صدیقی، بریلی سے کیا۔

"سو، عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا، بایں معنی ہے کہ:

آپ کا زمانہ، انبیاے سابق کے کے زمانہ کے بعد اور آپ، سب میں آخر نبی ہیں۔

مگر، اہلِ فہم پر، روشن ہوگا کہ تقدم، یا۔ تاَخُّر میں بالذّات کچھ فضیلت نہیں۔"

(ص ۳۔ تَحـ ـیرُ النَّاس۔ مؤ ـہ: مولانا محمد قاسم، نانوتوی۔ خانہ امدادیہ، دیوبند)

"اگر، بِالفَرض! بعد زمانۂ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کوئی نبی پیدا ہو

تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائے کہ آپ کے معاصر

کسی اور زمین میں، یا۔ فرض کیجیے، اسی زمین میں کوئی اور نبی، تجویز کیا جائے۔"

(ص ۲۴۔ تَحـ ـیرُ النَّاس۔ مؤ ـہ: مولانا محمد قاسم، نانوتوی۔ خانہ امدادیہ، دیوبند رن پور۔ یو)

اپنے ایک مکتوب، بنام مولانا محمد فاضل کے اندر، مولانا محمد قاسم، نانوتوی، ر طراز ہیں:

"معنیٰ خاتَمُ النَّبِیّن، درنظرِ ظاہر پرستاں، ہمی باشد کہ:

زمانۂ نبوی، آخراست از زمانۂ گذشتہ، بازنبیِ دیگر اہدآمد۔

مگر، می دانی، ایں سخنے است کہ نہ مد است، نہ ذَمّے۔"

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(ص ۵۵۔ قاسم العلوم، مکتوبِ اول۔ مطبوعہ دیوبند)

ترجمہ: خاتَمُ النَّبِیّٖن کا معنیٰ، ظاہر پرستوں کی نظر میں یہی ہے کہ:

زمانۂ نبوی، گذشتہ انبیا کے زمانہ سے آخر ہے۔ اور اب کوئی نبی، نہ آئے گا۔

مگر، تم جانتے ہو کہ: یہ ایسی بات ہے، جس میں، نہ کوئی تعریف ہے اور نہ کوئی برائی۔''

مولانا محمد شاہ، پنجابی و مولانا فضلِ مجید، بدایونی و مولانا ہدایت علی، بریلوی و مولانا فصیحُ الدّین بدایونی و شیخ محمد، تھانوی اور دیگر عُلماے عصر نے تَحذِیرُ النّاس کے خلاف، کتابیں لکھ کر اس کے مشمولات کی زبردست تردید کی۔

حضرت مولانا عبدالسَّمیع، بیدلؔ، رام پوری، رن پوری (متوفی ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) تلمیذ مولانا رحمتُ اللہ، کیرانوی (متوفی رمضان ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۱ء) وخلیفۂ حا امدادُ اللہ جرِ مکّی (متوفی ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء) نے ایک کتاب لکھی ہے، بنام ''**انوارِ ساطعہ**'' (انوارِ ساطعہ ازمولانا عبدالسَّمیع بیدلؔ، رام پوری، رن پوری کی اشاعتِ اول ۱۳۰۲ھ میں اور اشاعتِ ثانی ۱۳۰۶ھ میں ہوئی۔ اِس اِشاعتِ ثانی میں اکابر عُلما کی ر و ت ہیں۔ بعد میں متعدد اد ۔ لہٰذا معۃ الاشرفیہ، مبارک پور نے اسے جدید انداز میں جون ۲۰۰۷ء میں مع وتشریح، شائع کیا۔ امع الاسلامی، مبارک پور نے بھی اسی اد کی اشاعت، ا بر ۲۰۰۷ء میں کی ہے۔ جو آسانی سے، ہر جگہ د ب ہے)

اِس **انوارِ ساطعہ** کے جواب میں، مولانا خلیل احمد، انبیٹھوی، رن پوری (متوفی ربیعُ الآخر ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸ء) نے ''**بَراہینِ قاطعہ**'' کے نام سے ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۶ء میں ایک کتاب لکھی جس پر مولانا رشید احمد، ہی (متوفی جمادیٰ الآخرہ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) کی تحریری یق ہے۔ ہا ، میرٹھ سے، بَراہینِ قاطعہ کی پہلی عت و اِشاعت ہوئی۔

رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عِلمِ مبارک اور ابلیسِ لعین کے علم کے بارے میں ئبل کا ''**بَراہینِ قاطعہ**'' میں، یہ دل خراش و روح فرسا اور ایمان سوزا ب بیان اپنایا گیا ہے:

''اَلْحَاصِل! غور کرنا چاہیے کہ:

شیطان و ملکُ الْمَوت کا حال دیکھ کر علمِ مُحیط زمین کا فخرِ عالَم کو، خلاف نُصوصِ قطعیہ کے بِلا دلیل، محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا، شرک نہیں تو، ایمان کا کون سا حصہ ہے؟

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شیطان وملکُ المَوت کو، یہ وُسعت، نَص سے ثابت ہے۔
فخرِ عالَم کی وُسعتِ علم کی کون سی نَصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نُصوص کو، رَد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" (ص ۵۵۔ "بَراہینِ قاطعہ"۔ مؤلّف: مولانا خلیل احمد، انبیٹھوی۔ کتب خانہ امدادیہ، دیو بند)

۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء میں لکھی گئی "بَراہینِ قاطعہ" کے خلاف بھی شورش ہوئی اور مشاہیر عُلمائے اہلِ سُنَّت نے، اس کی زبردست تردید ومخالفت کی۔

۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء میں بھاول پور میں نواب محمد صادق عباسی، نوابِ بھاول پور (پنجاب) کے اِنتظام واِنصرام میں مذکورہ عبارت کے موضوع پر، ایک نہایت اہم مناظرہ ہوا۔

بَراہینِ قاطعہ کے مؤلّف، مولانا خلیل احمد، انبیٹھوی، سہارن پوری، جامعہ عباسیہ، بھاول پور (پنجاب) کے مدرسِ اوّل تھے۔ مولانا محمود حَسَن، دیوبندی (متوفی ربیعُ الاوّل ۱۳۳۹ھ/نومبر ۱۹۲۰ء) اور مولانا خلیل احمد، انبیٹھوی نے، اِس مناظرہ میں "بَراہینِ قاطعہ" کا دِفاع کیا۔

اہلِ سُنَّت جماعت کی طرف سے حضرت مولانا غلام دستگیر، قصوری، لاہوری (وصال ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) مُناظِر تھے۔ شیخُ المشا ئخ، شاہ غلام فرید، فاروقی، چشتی (متو فی ۲۰/ذوالقعدہ ۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء۔ متوفی ۷/ربیعُ الاوّل ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) اِس مناظرہ کے حَکَم (فیصل) تھے۔

پوری روداد، "تَقْدِیْسُ الْوَکِیْلِ عَنْ تَوْهِیْنِ الرَّشِیْدِ وَالْخَلِیْل" کے نام سے مرتَّب ہوکر شائع ہوچکی ہے۔ (تَقْدِیسُ الْوَکِیل از مولانا غلام دستگیر، قصوری کی اشاعتِ اول اُسی دَور میں چاچراں شریف، سندھ سے ہوئی۔ بعد میں لاہور سے ایک ایڈیشن شائع ہوا۔ اپریل ۲۰۱۲ء میں طلبۂ درجۂ فضیلت، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے ۴۸۸ صفحات پر مشتمل ایڈیشن، مع تخریج وتقدیم، شائع کیا۔)

حضرت مولانا غلام دستگیر، قصوری اورمولانا خلیل احمد، انبیٹھوی کے درمیان ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء میں ہونے والا، یہ مناظرہ، متحدہ ہندوستان کا پہلا "سنّی، دیوبندی مناظرہ" ہے۔

مولانا غلام دستگیر، قصوری، لاہوری اپنے اِعتراض کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"فقیر کانَ اللّٰہُ لَہٗ کا اعتراض، یہ ہے کہ:

سرورِ کائنات، اعلمِ مخلوقات عَلَیْہِ الصَّلوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَات کی وُسعتِ علم کا جو اِنکار کیا ہے اور شیطان کے علم سے آپ کے علم کو کم لکھ دیا ہے، یہ نہایت درجہ کی توہین ہے۔"

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(ص۱۹۳۔ **تَقْدِیْسُ الْوَکِیْل**۔مؤلّفہ:مولانا غلام دستگیر، قصوری۔مطبوعہ پاک وہند)

حا   اِمدادُ اللہ، مہاجرِ مکّی (متوفی ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء) اور پایۂ حرمین، مولانا رحمتُ اللہ، عثمانی

انوی (متوفی رمضان ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۱ء) نے عُلماے اہلِ سُنّت کے مَوقِف کی تائید

اور مولانا غلام دستگیر، قصوری کی حمایت کرتے ہوئے تَقْدِیْسُ الْوَکِیْل کی تحریری   یق کی ہے۔

مولانا رشید احمد،   ہی کی طرف سے مولانا خلیل احمد، انبیٹھوی کے موقف کی

تحریری   یق کور، ذکر تے ہوئے مولانا رحمتُ اللہ،   انوی لکھتے ہیں:

''مَیں، مولوی رشید احمد کو رشید سمجھتا تھا۔ مگر، میرے   ن کے خلاف، کچھ اور ہی   ۔

بڑی کوشش، اِس میں کی کہ حضرت کا علم، شیطانِ لعین کے علم سے کم تر ہے۔

اور اس عقیدے کے خلاف کو، شرک فرمایا۔''

(ص ۴۱۹۔ **تَقْدِیْسُ الْوَکِیْل**۔مؤلّفہ:مولانا غلام دستگیر، قصوری)

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں مولانا اشرف علی، تھانوی (متوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) نے عِلمِ غیب سے متعلق

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ''**حفظُ الایمان**'' کے نام سے ایک کتابچہ لکھا۔

جس میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کی تشبیہ، دیتے ہوئے

یا۔ اس کی مقدار و کمیت، بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ:

ایسا، یا اتنا علم تو پا   و مجنوں و حیوانات و بَہائم کو بھی حاصل ہے۔

تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ اصل عبارت، یہ ہے:

''پھر، یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدّسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا

اگر بقولِ زید، صحیح ہو، تو دریافت   ، یہ اَمر ہے کہ:

اِس غیب سے مراد، بعض غیب ہے، یا کُل غیب؟

اگر بعض علومِ غیبیہ، مراد ہیں، تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے؟

ایسا علمِ غیب تو زید و عَمر و، بلکہ ہر   و مجنوں، بلکہ جمیع حیوانات و بَہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔''

(ص ۸۔   **الایمان**۔مصنّفہ:مولانا اشرف علی، تھانوی۔کتب خانہ اِعزازیہ، دیوبند)

حضرت سید محمد جیلانی، قادری، حیدر آبادی کے پوتے، سید مدیرُ الدّین و   سید معینُ الدّین

اِس عبارت اور اس کی قباحت و شناعت کا ذکر کرتے ہوئے، بیان کرتے ہیں کہ:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

''میرے دادا (سید محمد جیلانی، قادری) کے پاس، حیدر آباد، دَکن کے لوگ مولوی اشرف علی کا رسالہ ''**حفظُ الایمان**'' لائے۔ اور اس کے متعلق، آپ سے دریافت کیا۔

آپ نے رسالہ پڑھ کر فرمایا:

''علمِ غیب کے متعلق، مولوی اشرف علی نے، نہایت قبیح عبارت لکھی ہے۔''

اس کے چند روز بعد، مکّہ مسجد (حیدر آباد، دَکن) میں مولوی اشرف علی بیٹھے ہوئے تھے۔

میرے دادا نے کھڑے ہو کر مولوی اشرف علی کے رسالے کی قباحت، بیان کی اور کہا کہ:

''اِس عبارت سے بوئے کفر آتی ہے۔''

پھر، چند روز بعد، مولانا حافظ (محمد) احمد (فرزندِ مولانا محمد قاسم، نانوتوی) کے مکان پر عُلما کا اِجتماع ہوا۔ چوں کہ حافظ (محمد احمد) صاحب کو میرے دادا سے محبت تھی

اِس لئے انھوں نے آپ کو بلایا اور آپ، تشریف لے گئے۔

وہاں، حفظُ الایمان کی عبارت پر عُلما نے اظہارِ خیال کیا۔

آپ نے اِس رسالے کی قباحت کا بیان کیا۔ اور رسالے کے خلاف، فتویٰ دیا۔

پھر، تھوڑے دن بعد، خواب میں آپ نے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آپ سے ''**حفظُ الایمان**'' کی عبارت، رَد کرنے اور اس کو اَقبح کہنے پر اظہارِ خوشی فرمارہے ہیں۔ اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

''ہم، تم سے خوش ہوئے۔ تم کیا چاہتے ہو؟''

آپ نے عرض کیا: میری تمنا ہے کہ اپنی باقی ماندہ زندگی، مد منوّرہ میں کروں۔ اور مدینے کی پاک مٹی میں مدفون ہوں۔''

آپ کی درخواست، منظور ہوئی اور آپ اس کے بعد، مد منوّرہ، ہجرت کر گئے۔ دس (۱۰) سال، وہاں، مقیم رہے۔ اور ۱۳۶۴ھ میں ر فرما گئے۔''

(ص ۶۱۶۔ **مقاماتِ خَیر**، مؤ ہ: مولانا ابوالحسن زید، فاروقی، مجدّدی، دہلوی۔ مطبوعہ شاہ ابوالخیر اکیڈمی، چتلی قبر، دہلی ۶)

کوٹھی اِلٰہی بخش، میرٹھ میں ایک بار، حضرت مولانا ابوالخیر، نقش بندی، مجدِّدی، دہلوی (متوفی ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء) قیام پذیر تھے۔ ایک موقع پر آپ کی میں حافظ محمد احمد، فرزندِ مولانا محمد قاسم، نانوتوی اور مولانا اشرف علی، تھانوی بھی حاضر تھے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضرت مولانا غلام دستگیر، قصوری، لاہوری (متوفی ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) کے ایک حامی بزرگ نے حفظُ الایمان کی عبارت، پڑھ دی۔

حضرت شاہ ابوالخیر، دہلوی نے، اسے سخت ناپسند کیا۔ اور آپ نے مولوی اشرف علی سے کہا:

''کیا یہی، دین کی خدمت ہے؟ تمہارے بڑے تو ہمارے طریقے پر تھے۔
تم نے اس کے خلاف کیوں کیا؟

مولوی (اشرف علی) صاحب نے کہا:

میں نے، اِس عبارت کی توضیح، اپنے دوسرے رسالے میں کر دی ہے۔''

آپ نے، بہ جواب، ارشاد فرمایا:

''تمہارے اِس رسالے کو پڑھ کر لوگ، گم راہ ہو گئے۔
ہم، دوسرے رسالے کو لے کر کیا کریں گے؟''

(ص ۱۱۔ بَزمِ خیر از زید۔ موآ نہ: مولانا ابوالحسن زید، فاروقی، مجدِّدی۔ مطبوعہ شاہ ابوالخیر اکیڈمی، چتلی قبر، دہلی ۶)

محمد حسین، رَئیسِ قصبہ نہٹور ضلع بجنور لکھتے ہیں کہ:

جب، شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی اپنے ومعاوِ کے ساتھ
دہلی سے روانہ ہو کر لکھنؤ پہنچے اور اپنے خیالات کی تبلیغ، شروع کی
تو ''اسی زمانہ میں مولانا عبدالرحمٰن، ولایتی، صوفی ، شہر لکھنؤ میں مقیم تھے۔
ان کے کشف و کرامات کی، اس زمانے میں بڑی شہرت تھی۔
مولوی اسمٰعیل، بحث و مباحثہ کے ارادے سے ملنے گئے۔ مگر کہتے ہیں کہ:
صوفی صاحب کا تصرُّف، غالب رہا۔ بحث، شروع کرنے سے باز، رہے۔
رُ ہونے کے وقت، مولوی اسمٰعیل، دہلوی نے فرمایا کہ:

''فرنگی محل (لکھنؤ) کے مولوی، بہت گم راہ ہیں۔ میرا اِرادہ ہے کہ:
جس وقت، کلکتہ سے وا ہوں گا۔ اِن گم راہوں سے جہاد کروں گا۔''

مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ:

''صاحب زادے! جو اِس قسم کا ارادہ رکھتے ہیں، وہ، مُڑ کر نہیں آتے۔''

(فریادُ المسلمین، مطبوعہ مطبع ریاضِ ہند، امرتسر۔ ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء۔ موَآ نہ: محمد حسین، بجنوری)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سید احمد، رائے بریلوی (متوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) کی تحریک
اور شاہ اسمٰعیل، دہلوی (متوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) کی تحریر میں

مذہبِ اسلاف اور مسلکِ عزیزی ولی اللّٰھی سے اِ اف اور کتب و رسائلِ اکابر واسلاف میں تحریف والحاق کی مسلسل کوششوں اور صحیح ومستند وثابت شدہ ''**فکرِ عزیزی، ولی اللّٰھی**'' کے خلاف، پُرفریب پروپگنڈے کے باوجود

''**مؤحِّدین**'' کو ''**فکرِ وہابی**'' کی تشہیری مُہم میں خاطر خواہ کامیابی، حاصل نہ ہو ۔

پروفیسر محمد سرور، جامعی کی زبانی، مولانا عُبید اللہ، سندھی (متوفی اگست ۱۹۴۴ء) کے اِس تبصرہ کے ذریعہ، ناکامی کی یہ داستان، واضح ہوکر سا آجاتی ہے۔

''مولانا (عُبید اللہ) سندھی کہا کرتے تھے کہ:

گذشتہ صدیوں میں عَوامی اور قومی تحریکیں، اکثر وبیشتر، مذہبی اُٹھان اور بیداری کا نتیجہ تھیں۔ لیکن، جیسے جیسے وہ آگے بڑھیں، اُن کا دائرہ، و ہوتا گیا اور وہ عَملاً، عَوامی وقومی بن گئیں۔

لیکن ''تحریکِ ولی اللّٰھی'' میں اس تار اِ اف کے بعد

جو موڑ آیا، تو، وہ جیسے جیسے، آگے بڑ گئی، ئے اس کے کہ:

وہ مسلمان عوام کی ایک قومی تحریک ، وہ ایک علیحدگی پسند، فرقہ پرستانہ تحریک بن گئی۔

سید احمد شہید سے منسوب اِس تحریک کا، یہ حشر تو ہُوا ہی، اِس کا رَدِّ عمل

اِس تحریک کے دوسرے حصے، تحریکِ دیوبند پر بھی ہوا۔ اِسی کا نتیجہ ہے کہ:

آج بھی، اِس برِاعظم کے مسلمان عوام کی غالب اکثریت ''بریلوی'' ہے۔

جو، اوپر کی دونوں تحریکوں کو، کفر سے کم نہیں سمجھتی۔

اِس نوع کی اِحیا پسندانہ مذہبی تحریکیں، اگر قومی اور عوامی ط پر نہ چلیں تو، لازِماً، وہ، علیحدگی پسندانہ وفرقہ پرستانہ تحریکیں، بن کر رہ جاتی ہیں۔''

(ص ۳۴۹۔ ''**اِفادات وملفوظاتِ مولانا عُبید اللہ، سندھی**''۔ مرتّبہ: پروفیسر محمد سرور، جامعی۔ سندھ ساگر اکیڈمی، لاہور)

ہندوستان کے اندر ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء کے بعد سے پیدا ہونے والے مسلکی اختلاف وا بِ اختلاف واصحابِ اختلاف کی اِجمالی تاریخ، قار کی نظر میں آچکی ہے۔

اب مسلکِ اہلِ سنّت کی نمائندہ شخصیات کی اِجمالی فہرست بھی مدرِ قار کی جارہی ہے:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہوی صدی ہجری

حضرت علاّ عبدالعلی ،فرنگی محلی ، ی (ولادت ۱۱۴۴ھ/ وصال ۱۲۲۵ھ) حضرت شاہ آلِ احمد ا میاں ، برکاتی ، مارہروی (ولادت ۱۱۶۰ھ/ وصال ۱۲۳۵ھ) حضرت شاہ محمد اجمل الٰہ آبادی (ولادت ۱۱۶۰ھ۔ وصال ۱۲۳۶ھ) حضرت شاہ انوار الحق ،فرنگی محلی (ولادت ۱۱۶۷ھ۔ وصال ۱۲۳۶ھ) حضرت شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی (ولادت ۱۱۵۹ھ/ وصال ۱۲۳۹ھ) حضرت شاہ ، غلام علی ، نقش بندی ، دہلوی (ولادت ۱۱۵۸ھ۔ وصال ۱۲۴۰ھ) حضرت شاہ ، ابوسعید ، مجدّدی ، رام پوری (ولادت ۱۱۹۶ھ/ وصال ۱۲۳۶ھ) حضرت شاہ ابوالحسن فرد پھلواروِی (ولادت ۱۱۹۱ھ۔ وصال ۱۲۶۵ھ) حضرت شاہ ، احمد سعید ، مجدّدی ، مہاجرِ مدنی (ولادت ۱۲۱۷ھ۔ وصال ۱۲۷۷ھ) حضرت علاّ فضلِ حق ، خیرآبادی (ولادت ۱۲۱۲ھ۔ وصال ۱۲۷۸ھ) حضرت علاّ عبدالحکیم ، فرنگی محلی ، ی (ولادت ۱۲۰۹ھ۔ وصال ۱۲۸۵ھ) حضرت علاّ فضلِ رسول ، بدایونی (ولادت ۱۲۱۳ھ۔ وصال ۱۲۸۹ھ) حضرت سید شاہ ، آلِ رسول احمدی ، برکاتی ، مارہروی (ولادت ۱۲۰۹ھ۔ وصال ۱۲۹۶ھ) حضرت مولانا ، نقی علی ، بریلوی (ولادت ۱۲۴۶ھ۔ وصال ۱۲۹۷ھ) وَغیرھُم۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین۔

چودہویں صدی ہجری

حضرت مولانا عبدالحیّ ، فرنگی محلی ، ی (ولادت ۱۲۶۴ھ۔ وصال ۱۳۰۴ھ) حضرت مفتی ارشاد حسین ، مجدّدی ، رام پوری (ولادت ۱۲۴۸ھ۔ وصال ۱۳۱۱ھ) حضرت مولانا فضلِ رحمٰن گنج مرادآبادی (ولادت ۱۲۰۸ھ۔ وصال ۱۳۱۳ھ) حضرت مولانا غلام دستگیر، قصوری ، لاہوری (وصال ۱۳۱۵ھ) حضرت مولانا عبدالقادر، بدایونی (ولادت ۱۲۵۳ھ۔ وصال ۱۳۱۹ھ) حضرت مولانا ہدایت اللہ، جون پوری (وصال ۱۳۲۶ھ) حضرت مولانا خیرا ین، دہلوی (وصال ۱۳۲۶ھ) حضرت مولانا احمد رضا، بریلوی (ولادت ۱۲۷۲ھ۔ وصال ۱۳۴۰ھ) حضرت شاہ ابوالخیر، نقش بندی ، دہلوی (ولادت ۱۲۷۲ھ۔ وصال ۱۳۴۱ھ) حضرت سید شاہ ، علی حسین اشرفی کچھوچھوی (ولادت ۱۲۶۶ھ۔ وصال ۱۳۵۵ھ) حضرت شاہ ، مہر علی ، گولڑوی ، پنجابی (ولادت ۱۲۷۴ھ۔ وصال ۱۳۵۶ھ) وَغیرھُم۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین۔

گزشتہ صفحات میں پیش کردہ حوا جات اور بعض دیگر عبارات جو ضلالات و کفریات پر

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مشتمل ہیں، اُن سبھی عبارتوں کا عکس، **دعوتِ فکر**۔ مرتّبہ :مولانا محمد منشا تابش قصوری۔
مطبوعہ: پاک و ہند میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے

جن سے شاہِ الوہیّت و ناموسِ رسالت پر، براہِ راست، زد پڑتی ہے۔

یہی، دراصل، مِلّتِ اسلامیۂ ہند کے درمیان، تفریق و تقسیم و اختلاف و انتشار کا سبب بنیں۔
اور سرزمینِ ہند، مذہبی و مسلکی میدانِ کارزار میں تبدیل ہو گئی۔

جس کی چنگاریاں آج بھی شہر شہر، قریہ قریہ، اُڑ کر اسلامیانِ ہند کے جسم و روح کو جھلسا رہی ہیں۔

تحریکِ عظمتِ رسالت و دِفاعِ مذہب و مسلکِ اہلِ سُنّت کے باب میں

مُحبِّ رسول، تاجُ الفُحول، مولانا عبدالقادر، عثمانی، قادری، برکاتی، بدایونی (فرزندِ مولانا فضلِ رسول، عثمانی بدایونی) تلمیذِ مولانا فضلِ حق، خیرآبادی، تلمیذِ شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی

اور امامِ اہلِ سُنّت، فقیہِ اسلام، مولانا احمد رضا، قادری، برکاتی، بریلوی (فرزندِ مولانا نقی علی بریلوی) خلیفۂ حضرت مولانا سید شاہ، آلِ رسول، مارہروی، خلیفہ و جانشینِ شمسِ مارہرہ، سید شاہ آلِ احمد، اچھے میاں، مارہروی و تلمیذِ شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی و تلمیذِ مولانا نورُالحق، فرنگی محلی تلمیذِ بحرالعلوم، مولانا عبدالعلی، فرنگی محلی، ی نے، اپنے اپنے وقت میں نمایاں کردار، ادا کیا۔

اِن دونوں حضرات (مولانا عبدالقادر، بدایونی و مولانا احمد رضا، بریلوی) کو
مارہرہ مطہّرہ ضلع ایٹہ (یو پی) کے عا قادریہ برکاتیہ میں بیعت و اِرادت کے ساتھ
اِسی عا کی اجازت و خلافت، حاصل تھی۔ اور دونوں کا مرکزِ عقیدت، مارہرہ مطہّرہ ہی ہے۔

حضرت مولانا احمد رضا، قادری، برکاتی، بریلوی کے امتیازی وصف، عشق و اِتّباعِ رسول کے بارے میں، آپ کے حقیقی پڑپوتے، حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا، قادری، ازہری، بریلوی تحریر فرماتے ہیں:

''اُنھوں (مولانا احمد رضا، بریلوی) نے عشق و محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنی زندگی کا محور بنایا۔ اور ان کے جُملہ اَقوال و اَفعال پر، عشقِ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایسا چھایا ہوا نظر آتا ہے کہ اگر، یہ کہا جائے کہ:

وہ، سرتاپا، عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں فنا تھے
تو، یہ بات ان کی زندگی کی، بالکل صحیح اور سچی عکاسی ہوگی۔
عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی، ان کی زندگی تھی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمہی، ان کا پیغام تھا..........

یہاں، یہ بات، قابلِ لحاظ ہے کہ:

ان کا عشق، دیوانگی نہیں تھا۔ جس میں ہوش و خرد کی قید و بند سے آزادی ہوتی ہے، بلکہ ان کا عشق مَرضیِ محبوب میں فنائیت سے عبارت تھا۔

اور، یہ عشق کا، وہ بلند و بالا مقام ہے، جہاں، آدمی کی اپنی کوئی خواہش اور اس کا کوئی ارادہ نہیں رہتا، بلکہ اس کی حَرکات و سَکنات کی طرح، اس کا ارادہ بھی، مرضیِ محبوب کے تابع ہوجاتا ہے۔

اور یہی، وہ مقام ہے، جس کو حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَاَنْ یَّکُوْنَ ھَوَاہُ تَبعاً لِمَاجِئْتُ بِہٖ۔

کہ آدمی کی خواہش، اُس دین کے تابع ہوجائے

جو آقائے نامدار، مدنی تاجدار عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام سے عبارت تھا۔

ان کی ساری دینی و علمی کاوش میں یہی روح، کارفرما تھی۔ اور اس کے لئے آپ کی کتاب ''مَقَالِ عُرَفَا بِاِعْزَازِ شَرْع وَعُلَمَا'' کا مطالعہ، کافی ہے۔ جس میں آپ نے شریعت کا اِعزاز اور اس کا مقام، ظاہر کیا ہے۔ اور شرع سے آزاد صوفیوں کا، رَدِّ بلیغ کیا ہے۔

اور اپنی بہت ساری، دوسری تصانیف میں خلافِ شرع رسوم پر سخت گرفت فرمائی ہے۔ اور ان سے اِجتناب کی مسلمانوں کو تعلیم دی ہے۔ مثلاً:

فرضی قبروں کی زیارت، مزارات پر عورتوں کا جانا، عرس کے موقع پر میلے اور تماسجدۂ تعظیمی، تعزیہ داری، وغیرہ، ان سب سے بچنے کی اور پرہیز کرنے کی سخت تاکید کی ہے۔''

(''**امام احمد رضا نمبر**'' ہفت روزہ ''**ہجوم**''۔ نئی دہلی۔ شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء)

حضرت مفتی محمد مظہر اللہ، نقش بندی، مجدِّدی، خطیب و امام، مسجد فتح پوری، دہلی (متوفی ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) کے فرزندِ ارجمند، پرو محمد مسعود احمد، مجدِّدی، مظہری، دہلوی (متوفی ۲۱/ربیعُ الآخر ۱۴۲۹ھ/۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء۔ کراچی) لکھتے ہیں:

(۱) (مولانا احمد رضا) محدِّث بریلوی، شانِ اُلوہیَّت و شانِ رسالت میں ایسے کلمات کا اِستعمال، خلافِ ادب، خیال کرتے تھے، جو بظاہر، حق معلوم ہوتے ہوں، مگر، ساتھ ہی گستاخانہ بھی ہوں۔ اِس قسم کے کلمات، مولوی قاسم، نانوتوی کی **یرالنّاس** میں، مولوی اشرف علی، تھانوی کی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حفظ الایمان میں، مولوی خلیل احمد، انبیٹھوی کی **اَلْبَـرَاھِینُ الْقَاطِعه** میں، مولوی اسمٰعیل، دہلوی کی **صراطِ مستقیم** اور **تقویۃ الایمان** میں، مولوی محمود حسن، دیو بندی کی **اَلْـجُھْـدُ الْـمُقِـل** میں محدِّث بریلوی کے خیال میں موجود ہیں۔

جب کہ، ان حضرات کا کہنا ہے کہ:

ان کی مُراد، وہ نہیں جس سے گم رَاہی، شُّح ہوتی ہے۔

کیوں کہ گستاخی، ان کے نزدیک بھی حرام ہے۔

مگر (حضرت مولانا احمد رضا) محدِّثِ بریلوی کا، یہ موقف ہے کہ:

چوں کہ وہ عبارات، اردو میں عام فہم ہیں

اِس لئے اہلِ زبان، اس سے جو مراد لیتے ہیں وہی، مراد لی جائے گی اور اسی پر حکم لگایا جائے گا۔

(۲) دوسری بات، یہ تھی کہ محدّثِ بریلوی، اِس کے قائل تھے کہ:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مَحَامِد ومَحَاسِن، جو قرآن وحدیث میں بیان کیے گئے ہیں، وہ، مِنْ وَعَنْ، بیان کیے جائیں۔ تا کہ آپ کی ، اُبھر کر سامنے آئے۔

اور مسلمانوں کے دلوں میں آپ کی عزت وعظمت، قائم ہو۔

جب کہ عُلماے دیو بند، اِحتیاط کے قائل تھے۔ ان کا خیال تھا کہ:

اِس طرح مسلمان، حد سے بڑھ سکتے ہیں۔

(۳) محدِّثِ بریلوی، مجالسِ عیدِمیلادُالنّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جائز و مستحسن خیال کرتے تھے۔ جب کہ عُلماے دیو بند، اِس قسم کی مجالس کے خلاف تھے۔

(۴) محدِّثِ بریلوی، مجالسِ عیدِمیلادُالنّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں قیام کو مستحب، خیال کرتے تھے۔ جب کہ عُلماے دیو بند، اس کو بدعت، تصور کرتے تھے۔

(۵) محدِّثِ بریلوی، اَعراس کو (بشرطیکہ، ان میں خلافِ شرع بات، نہ ہو) جائز، خیال کرتے تھے۔ جب کہ عُلماے دیو بند، انھیں، ناجائز، خیال کرتے تھے۔

(۶) فاتحہ خوانی (بشرطیکہ، اس میں کوئی خلافِ شرع بات، نہ ہو)

محدِّثِ بریلوی کے نزدیک، جائز تھی۔ مگر، عُلماے دیو بند، اسے، بدعت، خیال کرتے تھے۔"

چند سطروں کے بعد، پرو محمد مسعود احمد، مجدِّدی مظہری، دہلوی (کراچی) لکھتے ہیں:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

''عُلماے دیوبند کے مُرشدِ طریقت، حاجی اِمدادُاللہ، جرِ تقریباً، تمام اُمور میں محدِّث بریلوی کے خیالات سے متفق تھے اورانھوں نے دونوں مکاتبِ فکر میں ا د پیدا کرنے کے لئے ایک رسالہ (فیصلہ ٔ ہفت مسئلہ) تحریر کیا تھا۔ مگر، عُلماے دیوبند نے، ان کی باتوں کو تسلیم نہیں کیا۔''

(ص ۳۷۔ وص ۳۸۔ امام احمد رضا محدّث بریلوی، مرتّبہ پرو محمد مسعود احمد۔ مطبوعہ: قادری کتاب گھر، بریلی)

سَلَف سے خَلف تک کا اِجماعی عقیدہ ہے کہ:

رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں بے ادبی و گستاخی، سنگین جُرم اور کھُلا ہوا کفر ہے۔ قرآن وحدیث واَقوالِ صحابہ وتابعین میں اس کی ت، موجود ہیں۔

دارُ العلوم، دیوبند کے شیخُ الحدیث، مولانا حسین احمد، مدنی (متوفی ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء) اِس سلسلے میں لکھتے ہیں:

''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی توہین، موجبِ کفر ہے۔ صریح توہین، تو درکنار اگر کوئی شخص، ا کلمات بھی کہے گا، جو مُوہمِ توہین ہوں گے، تو، وہ بھی کفر کا سبب ہوگا۔''

(ص ۱۶۵۔ جلدِ دوم۔ مکتوباتِ شیخُ الاسلام۔ مطبوعہ دہلی)

اِسی طرح، اِلحاد و زندقہ بھی کفر ہے اور ثبوتِ شرعی کے بعد، ضروریاتِ دین کے مُنکِر کی تکفیر فرض ہے۔ مولانا امین اَحسن اِصلاحی، منتظمِ مدرسۃُ الاصلاح، سراے میر، ضلع اعظم گڑھ (یوپی) اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

''مولانا تھانوی کا فتویٰ، شائع ہوگیا ہے کہ:

مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمیدُ الدّین فراہی، کافر ہیں۔

اور چوں کہ مدرسہ انھیں دونوں کا مِشَن ہے، اِس لئے مدرسۃُ الاصلاح، مدرسۂ کفر وزندقہ ہے۔ یہاں تک کہ جو عُلما، اِس مدرسہ کے (تبلیغی) جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی مُلحِد و بے دین ہیں۔'' (ص ۴۷۵۔ حکیمُ الاُمّۃ۔ مرتّبہ: مولانا عبدا جد، دریابادی)

مولانا اشرف علی، تھانوی کے مُرید وخلیفہ، مولانا عبدا جد، دریابادی (متوفی ۱۹۷۷ء) نے مولانا شبلی نعمانی ومولانا فراہی کے علم وفضل، عبادت وریاضت اور دینی وعلمی خدمات پر مشتمل ایک مفصّل خط لکھ کر مولانا تھانوی کی بارگاہ میں صفائی، پیش کی تو تھانوی صاحب نے انھیں جواب دیتے ہوئے خط لکھا کہ:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"یہ سب، اَعمال واَحوال ہیں۔عقائد، اِن سے جُدا گانہ چیز ہے۔

صحتِ عقائد کے ساتھ، فسادِ اَعمال واَحوال، اور فسادِ عقائد کے ساتھ، صحتِ اَعمال واَحوال جمع ہوسکتا ہے۔" (ص ۴۷۶۔حَکیمُ الامّۃ)

اِس موضوع پر، اہم معلومات اور مزید تحقیق کے لئے کتابُ الشِّفاء، از قاضی عیاض، مالکی اندلسی، وغیرہ کے علاوہ، یہ کتابیں، ملا فرمائیں:

(۱) اَلصَّارِمُ الْمَسْلُول، از شیخ ابنِ تیمیہ (۲) اِکْفَارُ الْمُلْحِدِیْن، ازمولانا انور شاہ کشمیری، شیخُ ا یث دارُ العلوم، دیو بند (۳) اَشَدُّ الْعَذَاب، ازمولانا مرتضیٰ حسن، در ی نا مِ تعلیمات، دارُ العلوم، دیو بند۔

دو، کتابوں "ناموسِ رسول اور قانونِ توہینِ رسالت" از جسٹس محمد اسمٰعیل، قریشی، مطبوعہ اَلفیصل، اردو بازار، لاہور۔اور "گستاخِ رسول کی شرعی حیثیت"۔مرتَّبہ مفتی محمد رحمٰن، قادری مطبوعہ: رضوی کتاب گھر، دہلی کا مطالعہ بھی مفید، ثابت ہوگا۔

عَ متِ اُلُوہِیَّت وناموسِ رسالت کا، عُلماے اہلِ سُنَّت وجماعت نے اپنے اپنے طور سے تحفظ اور اس کے خلاف، ہونے والے حملوں کا فکری وقلمی و نی مقابلہ ودِفاع کیا۔

انھیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فقیہِ اسلام، ابوحنیفۂ ہند، مولانا احمد رضا، قادری، برکاتی، بریلوی نے بھی اپنے قلم کے ذریعہ، مذہب ومسلکِ اہلِ سُنَّت کی حمایت وصیاںت کی۔

کَنْزُ الْاِیْمَان فِی تَرجَمۃِ الْقُرآن، اَلْعَطَایَا النَّبوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار، تمہیدِ ایمان، اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ اور دیگر سیکڑوں کتب ورسا اس پر شاہدِ عدل ہیں۔

اسی دینی خدمت کی ایک مضبوط کڑی "فَتَاوٰی الْحَرَمَین بِرَجْفِ نَدْوَۃِ الْمَین" (۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء) "اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَد بِنَاء نَجَاۃِ الْاَبَد" (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)

اور "حُسَامُ الْحَرَمَین عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَین" (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) بھی ہے۔

تفصیل وتحقیق کے لئے د : "فاضلِ بریلوی! علماے حجاز کی نظر میں"

مطبوعہ: ہند و پاک۔مرتَّبہ: پرو محمد مسعود احمد، (کرا)

بہ حیثیت فقیہ ومفتی، ہزاروں فتاویٰ آپ نے لکھے اور ہر طرح کے سوالات کے علمی وتحقیقی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جوابات د ۔ یہ عظیم دینی و علمی خدمت، دوسرے معا ر عُلماے اہلِ سُنّت نے بھی انجام دی ہے۔لیکن، امام احمد رضا، بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی ومتواتر، ہمہ جہت، عظیم ا ن دینی و علمی وفقہی خدماتِ جلیلہ کی برکت و فیضان سے سَوادِ اعظم اہلِ سنّت و جماعت کے نما ہ وترجمان کی حیثیت سے، آپ کو امتیازی مقام، حاصل ہوگیا۔

اَفکارِ فاسدہ وخیالاتِ با ملہ کی تردید کے میدان میں آپ، چوں کہ َف دَرو َف شِ نُ تھے، اِس لئے وہابیت اوراس کی متعدد شاخوں کے اِستیصال میں آپ نے سرگرمی سے حصہ لیا۔

یہی، وہ بنیادی وجہ ہے کہ آپ، مختلف اِتّہامات واِلزامات کی زَد میں بھی آگئے۔

رسا ’’**تمہید ایمان**‘‘ میں ایک جگہ، تحریر فرماتے ہیں:

’’ناچار، عوامِ مسلمین کو بھڑکانے اور دِن دَہاڑے، اُن پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ عُلماے اہلِ سُنّت کے فتواے تکفیر کا کیا ا ر؟

یہ لوگ، ذرا ذرا سی بات پر، کافر کہہ د ہیں۔

ان کی مشین میں ہمیشہ، کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔

اسمٰعیل، دہلوی کو کافر، کہہ دیا۔ مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا۔ مولوی عبدالحئ صاحب کو کہہ دیا۔

پھر، جن کی حیا اور بڑھی ہوتی ہے، وہ اتنا اور ملا د ہیں کہ:

مَعَاذَاللّٰہ، حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا۔

حا اِمدادُاللہ صاحب کو کہہ دیا۔ مولانا شاہ فضلِ رحمٰن صاحب کو کہہ دیا۔

پھر، جو پورے ہی حدِ حیا سے اونچے گذر گئے ہوں، وہ یہاں تک، بڑھتے ہیں کہ:

عیَاذاً بِاللّٰہ، عیَاذاًبِاللّٰہ، حضرت شیخ مجدِّدِ اَلفِ ثانی، **رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ** کو کہہ دیا۔

غرض! جسے، جس کا زیادہ معتقد پایا، اُس کے سامنے اُسی کا نام لے دیا کہ:

ا ں نے اسے کافر کہہ دیا۔ یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب، ا آبادی، مرحوم مغفور سے جاکر جَڑ، دی کہ:

مَعَاذَاللّٰہِ، مَعَاذَاللّٰہِ، مَعَاذَاللّٰہ۔

حضرت سیدنا شیخ اکبر، محی ا ین بن عربی قُدِّسَ سِرُّہٗ کو، کافر، کہہ دیا۔

مولانا کو اللہ تعالیٰ، جنّتِ عالیہ، عطا فرمائے۔ ا ں نے آیۂ کریمہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا پر عمل فرمایا۔ خط لکھ کر، دریافت کیا۔
جس کے بعد، یہاں سے رسالہ "اِنْجَاءُ الْبَرِی عَنْ وَسْوَاسِ الْمُفْتَرِی" لکھ کر، اِرسال ہوا۔
اور مولانا نے مُفتری کذّاب پر لَاحَوْلَ شریف کا تحفہ بھیجا۔"

(ص ۴۵۔۴۶۔ **تمہید ایمان**، از امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ: ادارہ معارفِ نعمانیہ، لاہور)

اہلِ سنّت کے معتمد و متبحر عالمِ دین، مولانا سید احمد سعید کاظمی، امروہوی (انوار العلوم، ملتان) تحریر فرماتے ہیں:

"مسئلۂ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ:
جو شخص بھی کلمۂ کفر بول کر اپنے قول، یا سے اِلتزامِ کفر کرے گا
ہم، اس کی تکفیر میں تأمل نہیں کریں گے۔
خواہ، دیوبندی ہو، یا۔ بریلوی۔ لیگی ہو، یا۔ کانگریسی۔ نیچری ہو، یا۔ ندوی۔
اس سلسلہ میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا، اہلِ حق کا شیوہ نہیں۔
اس کا مطلب، یہ ہرگز نہیں کہ ایک لیگی نے کلمۂ کفر بولا، تو ساری لیگ، مَعَاذَاللّٰہِ کافر ہو گئی۔
یا۔ ایک ندوی نے اِلتزامِ کفر کیا، تو مَعَاذَاللّٰہِ، سارے ندوی، مرتد ہو گئے۔
ہم تو بعض دیوبندیوں کی کفری عبارت کی بنا پر، ہر ساکنِ دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے۔
ہم اور ہمارے اکابر نے، بارہا اعلان کیا ہے کہ:
ہم کسی دیوبند، یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے۔ ہمارے نزدیک، صرف وہی کافر ہیں جنھوں نے، مَعَاذَاللّٰہِ، اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول اور محبوبِ اِیزدی کی شان میں گستاخیوں پر مطّلع ہو کر اور ان کے صریح مفہوم کو جان کر گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں۔
اور گستاخوں کو مومن، اہلِ حق، اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں۔
اور بس! ان کے علاوہ، ہم نے کسی مدعیِ اسلام کی تکفیر نہیں کی۔
ایسے لوگ، جن کی ہم نے تکفیر کی ہے، اگر، ان کو ٹٹولا جائے، تو وہ بہت قلیل ہیں اور محدود۔
ان کے علاوہ، نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے، نہ بریلی کا۔ نہ لیگی، نہ ندوی۔
ہم، سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔"

(ص ۲۴۔۲۵۔ اَلْحَقُّ الْمُبِین۔ از علّامہ احمد سعید کاظمی۔ مطبوعہ ملتان)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شارحِ بخاری ،حضرت مفتی محمد شریف الحق ،امجدی ،صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور،اعظم گڑھ(یوپی۔انڈیا) لکھتے ہیں:

''عوام کا عُرف ،مدارِ حکم نہیں۔حکم کا مدار، حقیقی پر ہے۔

اس لئے ایسا شخص ، جو اپنے آپ کو دیو بندی کہتا ہو،لوگ بھی اس کو دیو بندی کہتے ہوں۔

وہ ان چاروں عُلماے دیو بند کو اپنا مقتدا و پیشوا مانتا ہو،حتیٰ کہ اہلِ سنّت کو بدعتی بھی کہتا ہو۔

مگر،ان چاروں مذکورہ بالا کفریات پر مطلع نہیں،تو وہ حقیقت میں دیو بندی نہیں۔

اس کا ، یہ حکم نہیں کہ یہ شخص ، کافر ہو، یا اس کی نمازِ جنازہ پڑھنی ،کفر ہو۔وَاللّٰہُ تَعالیٰ اَعْلَم۔

(ص ۹۱۴۔معارفِ شارحِ بخار ۔مطبوعہ :رضا اکیڈمی،ممبئی)

متوارث طور پر عہدِ رسالت ودَورِ صحابہ وتابعین و تابعین سے منقول ومعمول

جو عقائد ومعمولات ،قدیم کتبِ تفسیر وحدیث وفقہ وتصوف وسیرت وتاریخ میں موجود ہیں

وہی اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد ومعمولات ہیں۔

عُلماے فرنگی محل ،لکھنؤ وخیر آباد وبدایوں وبریلی ومبارک پور،وغیرہ نے تحریر وتقریر کے ذریعہ ہمیشہ ،انھیں کی دعوت دی ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق ،محدّث دہلوی (وصال ۱۰۵۲ھ) حضرت شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی (وصال ۱۲۳۹ھ) کی ت ونظریات کے صحیح داعی وترجمان بھی یہی ہیں۔

جو اسلام کے وارث وامین ہیں۔جو کسی دخیل فکر، جدید نظریہ اور غیر اسلامی خیال کو ایک لمحہ کے لئے بھی قبول بلکہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اپنی قدیم وراثت کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

اور اسے ہی اپنے اور دیگر مسلمانانِ عالَم کے لئے سرمایۂ سعادت وذریعۂ نجات سمجھتے ہیں۔

صدر الشریعہ، مولانا محمد امجد علی ،اعظمی، رضوی (متوفی ذوالقعدہ ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) وخلیفۂ امامِ اہلِ سنّت ،فقیہِ اسلام ،مولانا الشّاہ محمد احمد رضا،حنفی ،قادری، برکاتی، بریلوی (متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) اہلِ سنّت وجماعت کی تعریف کرتے ہوئے ،تحریر فرماتے ہیں:

''اہلِ سنّت وجماعت ،وہ ہیں، جو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقائد پر ہوں۔

حدیث میں ہے: الَّ ا مَنْ ُم ا َ َ َ اللّٰہِ َا َ مَا اَنا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یا۔ یوں سمجھیے کہ حضرت امام ابومنصور، ماتُریدی اور حضرت امام ابوالحسن، اَشعری نے سُنّیوں کے جو عقائد، بیان فرمائے ہیں، اُن پر عقیدہ رکھے۔

اور اب یہ گروہ، چار مذاہب میں منحصر ہے: حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔

اور جو، ان چاروں سے باہر ہے، وہ، باطل ہے۔

علاّمہ سید طحطاوی، حاشیۂ دُرِّ مختار میں فرماتے ہیں:

وَهٰذِهِ الطَّائِفَةُ النّاجِيَةُ قداجتمعتِ الْيَوم فِي مَذاهب اَربعة۔

وَهُمُ الْحَنَفِيُّون وَالْمَالِكِيُّون وَالشَّافِعِيُّون وَالْحَنْبَلِيُّون۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

وَ مَنْ كَانَ خارِجاًعَنْ هٰذِهِ الْاَربعةِ فِي هٰذا الزَّمان فَهُوَمِنْ اَهلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّار ۔

شاہ، ولی اللہ (دہلوی) صاحب، رسالہ، "اَلْاِنْصَاف" میں لکھتے ہیں:

بَعْدَالْمِأَ تَين ظَهَرَالتَّمَذْهَبُ لِلْمُجْتَهِدِين بِاَعْيَانِهِم۔

وَقَلَّ مَنْ كَانَ لايَعْتَمِدُعَلٰى مَذهبِ مُجتهِدٍ بِعَيْنِهٖ۔

قاضی، ثناءُاللہ (مجدّدی، پانی پتی) صاحب "**تفسیرِ مظہری**" میں، لکھتے ہیں:

اَهْلُ السُّنَّةِ قَدافْتَرقَتْ بَعدَالْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِاَوِالْاَرْبَعَةِ عَلٰى اَربعةِ مَذاهب ۔

لَمْ يَبْقَ فِي الْفُرُوْعِ سِوَى الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعلم۔

(ص ۳۳۷۔ **فتاویٰ امجدیہ**، جلدِ چہارم۔ مطبوعہ دائرۃُ المعارفِ الامجدیہ۔ قصبہ سی ضلع مئو۔

اتر پردیش انڈیا۔ ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء)

آل انڈیا، سنّی کانفرنس، مراد آباد (قائم شدہ، شعبان ۱۳۴۳ھ/ مارچ ۱۹۲۵ء) کی تنظیم و تشکیل زیرِ قیادت: صدرُالافا ، مولانا محمد نعیم الدّین مراد آبادی (وصال ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) کے وقت، متحدہ ہندوستان کے **مشاہیر علما و مشائخِ سَوَادِ اعظم اہلِ سُنّت و جماعت، مثلاً:**

صدرُالافا ، مولانا محمد نعیم الدّین، مراد آبادی و صدرُالشّریعہ، مولانا محمد امجد علی، اعظمی رضوی و مفتیِ اعظمِ ہند، مولانا الشّاہ مصطفیٰ رضا، نوری، بریلوی و محدّثِ اعظمِ ہند، مولانا سید شاہ محمد، محدّثِ اشرفی، کچھوچھوی و مبلّغِ اسلام، مولانا عبدالعلیم، صدیقی، میرٹھی اور ابوالحسنات، مولانا سید محمد احمد، قادری، لاہوری، وَغیرھم رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِين نے

کہ و متفقہ طور سے اہلِ سُنّت و جماعت، اور سنّی کی تعریف

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اِس طرح فرمائی ہے:

"سُنّی، وہ ہے، جو مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِی کا مِصداق ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں:

جو خلفاے راشدین، ائمّۂ دین، مسلم مشائخِ طریقت اور خر عُلماے کرام میں سے حضرت شیخ عبدالحق، محدّث دہلوی، ملک العلما، بحر العلوم، مولانا عبدالعلی، فرنگی محلی حضرت مولانا فضلِ حق، خیرآبادی، حضرت مولانا شاہ فضلِ رسول، بدایونی، حضرت مفتی ارشاد حسین، مجدّدی، رام پوری اور حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا، بریلوی کے مسلک پر ہوں۔ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ۔ (ص ۹۔ اَلْفَقِیْہ۔ امرتسر۔ ۲۱/۱ ۱۹۲۵ء)

مسلمانوں کی اِعتقادی و اخلاقی و معاشرتی اِصلاح کے لئے اپنے فتاویٰ کے اندر اسلاف و اکابر عُلماے اہلِ سُنّت کی طرح، فقیہِ اِسلام، ابوحنیفۂ ہند، امام احمد رضا، قادری، برکاتی بریلوی نے بھی، جا بجا، تنبیہ و تاکید کی۔ جو چھوٹے بڑے رسائل کی شکل میں مطبوع و موجود ہیں۔

انھیں پڑھیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ:

شریعت ہی اصل ہے اور اِتّباعِ شریعت، ہر مسلمان پر، ہمہ وقت، لازم ہے۔

بدعات و منکرات سے اِجتناب، ضروری ہے۔

بے علم صوفی اور شریعت پر عمل، نہ کرنے والا شخص، ن کا مَسخرہ ہے۔

کفّار سے مشابہت، بدمذ ں سے میل جول، میلۂ دمیں شرکت، ناجائز ہے۔

عبادت کی نیت سے غیرِ خدا کے لئے سجدۂ عبادت، شرک اور سجدۂ تعظیمی، حرام ہے۔

نَسَب پر فخر کرتے ہوئے، کسی مسلمان کی ، ناجائز ہے۔

تعزیہ داری، بدعت و ناجائز ہے۔

باجہ و مزامیر کے ساتھ، قوالی، ناجائز ہے۔

زیارتِ قبور کے لئے عورتوں کا کرنا، ناجائز ہے۔

تصویر ، ناجائز ہے۔ صلعم وغیرہ ، ناجائز ہے۔

فرضی قبر کی زیارت، ناجائز ہے۔ کے لئے ایصالِ ثواب اور اس کے لئے مخصوص کھانے سے غُربا و مَساکین کو کھانا کھلانا، جائز، مگر، بہ طورِ دعوت کسی کو بھی شریکِ م کرنا، ناجائز ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تفصیل کے لئے دیکھیے میری کتاب "امام احمد رضا اور ردِّ بدعات و ات" مطبوعہ ہند و پاک۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اسلاف واکابرِ سَوادِاعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کی طرح، مشائخِ مارہرہ مطہَّرہ وکچھوچھہ مقدَّسہ وغیرہ اور عُلماے بدایوں وخیرآباد وبریلی ومبارک پور

انبیاوصالحین سے توسُّل اور تبرکات وآثار کی زیارت، مزاراتِ مقدسہ کی زیارت ممنوعات سے خالی اَعراس، میلاد وقیام وفاتحہ وایصالِ ثواب، وغیرہ کے جواز واِستحسان کے قائل اور اس پر عامل ہیں۔

جواسلافِ کرام کا صدیوں قدیم طریقہ رہا ہے اور آج بھی عالَمِ اسلام کے ہر خِطّے اور ہر علاقے کی اَسّی، نوے فی صد آبادی میں رائج ومعمول ہیں۔

عصرِ حاضر کی نہایت اہم عربی کتاب، مَفَاهِيمُ يَجِبُ اَنْ تُصَحَّح (طبعِ اول ۱۹۸۵ء۔قاہرہ، مصر) مولّفہ: سید محمد بن علوی مالکی مکّی (متوفی ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔مکہ مکرَّمہ) میں ان افکار ونظریات اور معمولات ومَراسمِ اہلِ سُنَّت کی تفصیل وتحقیق، درج ہے۔

پچیسوں موجودہ عُلماے عرب وافریقہ کی تحریری تصدیقات بھی، اِس کتاب کے اندر شامل ہیں۔جن میں کئی ایک عُلما، رابطۂ عالَمِ اسلامی، مکّہ مکرَّمہ کے خصوصی اَرکان ہیں۔

''اِصلاحِ فکر واِعتقاد'' کے نام سے میں نے اس کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔

جو ہندو پاک، دونوں جگہ، چھپ چکا ہے اور، بہ آسانی، دست یاب ہے۔

عزیزی، ولی اللّٰھی (دہلی) سلسلۂ تصوف کی مَعرکۃُ الآرا کتاب'' اَنْفَاسُ الْعَارِفِين'' (مؤلَّفہ: شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی) کے اردو مُترجم، مولانا سید محمد فاروق القادری مذکورہ چند معمولاتِ اہلِ سُنَّت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ:

''ذرا سوچیے کہ شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی، شاہ عبدالرحیم، شیخ ابوالرَّضا سراجُ الھِند، مولانا شاہ عبدالعزیز، کیا، یہ سارے کے سارے ''بریلوی'' تھے؟

ہند کی سرزمین میں ابھی مولانا شاہ احمد رضا، بریلوی

اور دارُالعلوم دیوبند کا وجود بھی نہیں تھا کہ یہ بحثیں، چھڑی ہیں۔

برِصغیر کی خاموش اور پُرسکون فضا میں، سب سے پہلے جس چیز نے لوگوں کو چونکا دیا سُوءِ اتفاق سے، وہ اسی خاندان (ولی اللّٰھی) کے ایک فرد، شاہ محمد اسمٰعیل کی ''تقویۃ الایمان'' تھی جس کی فکر، نامانوس، دعوت میں اَجنبیت، اور اندازِ بیان، جارحانہ تھا۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ڈھائی سو (۲۵۰) کتابوں کی ایک لسٹ، میری نظر سے گذر چکی ہے، جو ''تقویۃ الایمان''، کے چھپتے ہی، مختلف زبانوں میں، مختلف علاقوں سے، اس کی تردید میں لکھی گئی ہیں۔

اس سے، بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ:

اُس وقت، عام مسلمانوں، عُلما واہلِ خانقاہ نے، اِس کتاب کو کس حیثیت سے دیکھا؟

ہمارے پاس، اِس اَمر کا کوئی ثبوت اور جواز نہیں کہ:

ہم، بیک جنبشِ قلم، سارے برصغیر کے عُلما، صوفیہ، فُقرَا اور عوام کے متعلق، یہ کہہ دیں کہ وہ، نَعُوذُ بِاللّٰہ، سارے کے سارے، شرک وبدعت میں مبتلا ہو گئے تھے۔

اور پہلی بار، شاہ محمد اسمٰعیل، ان کو حقیقی توحید سے آشنا کرا رہے تھے۔

آخر، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز اور شاہ محمد اسمٰعیل میں فا ہے؟

کیا، اِس درمیانی عرصہ میں سارا برِ صغیر، کفر وشرک کی لپیٹ میں آ گیا تھا؟

اور اگر پہلے سے تھا تو خود حکیم الامَّۃ، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز نے

یہ تشدُّد اور یہ زبان کیوں استعمال، نہ فرمائی؟

حقیقت یہ ہے کہ سَوادِ اعظم کے مَسلک سے ہَٹ کر، وہ پہلی آواز تھی، جو برِ صغیر میں گو ـ جسے، شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک کی صدَاے بازگشت، تو یقیناً کہا جاسکتا ہے مگر، اسے، ولی اللّٰہی فکر اور معمولات کا ترجمان، ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔''

(ص ۱۸۔۱۹۔ دیباچۂ مترجم، سید محمد فاروق القادری۔ مشمولہ ''**اَنْفَاسُ الْعارِفین**''، اَلفلاح، دیوبند)

دہلی ولاہور ولکھنؤ وخیرآباد وبدایوں وبریلی و مبارک پور، وغیرہ کے عُلماے اہلِ سُنَّت کا عقیدۂ تحفظِ ناموسِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کی قدیم امانت ووراثت کا تسلسل ہے، جس نے، انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی میں ایک نئی کروٹ لی۔ ایک نیا رَنگ، اختیار کیا۔ اور مذکورہ عہد وعصر میں مذہب ومسلکِ سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کے خلاف، برپا، جارِحانہ تحریکِ وہابیت کے نتیجے میں

اس کے اندر، نیا جوش وولولہ پیدا ہوا، اَور اسے ایک تحریکی حیثیت، حاصل ہو گئی۔

جس کی، اپنے وقت میں امتیازی حیثیت سے محبّ رسول، تاج الفحول، مولانا عبدالقادر نی، قادری، برکاتی، بدایونی (وصال ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور پھر، ابو حنیفۂ ہند، امامِ اہلِ سُنَّت، مولانا احمد رضا، قادری، برکاتی، بریلوی (وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے نہایت عالمانہ وحکیمانہ ومدبّرانہ قیادت کے ساتھ، مذہب ومسلکِ سَوادِ اعظم کی تائید وحمایت کا تاریخ ساز فریضہ، انجام دیتے ہوئے اِصلاح وہدایت کا

بے نظیر وقابلِ تقلید کارنامہ، انجام دیا۔

ان حضرات کی تحریکِ تقدیسِ اُلوہیَّت وتحفظِ ناموسِ رسالت کا

جن اکابر شخصیات، عُلما ومشائخ اور تلامذہ وخُلفا نے دینی وعلمی اور اَخلاقی وعَملی تعاون کیا

اُن میں مندرجہ ذیل اَسمائے گرامی، ممتاز اور نمایاں ہیں:

حضرت سید شاہ، ابو القاسم، اسمٰعیل حَسَن، عُرف شاہ جی میاں، قادری، برکاتی، مارہروی وحضرت سید شاہ، علی حسین، اشرفی، کچھوچھوی وحضرت مولانا وصی احمد، محدِّث سورتی وحضرت مولانا محمد امجد علی، اعظمی، رضوی وحضرت مولانا محمد نعیم الدِّین، مرادآبادی وحضرت سید جماعت علی شاہ محدِّث علی پوری، سیالکوٹی، وحضرت مولانا سید، دیدار علی، الوَرِی، لاہوری وحضرت مولانا سید شاہ عبد الصَّمد، چشتی، سَہسوانی وحضرت مولانا سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں، قادری، برکاتی، مارہروی وحضرت مولانا عبد السلام، رضوی، جبل پوری وحضرت مولانا حامد رضا، قادری، برکاتی، بریلوی وحضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا، نوری، بریلوی وحضرت مولانا عبد المقتدر، عثمانی، بدایونی وحضرت مولانا عبد القدیر، عثمانی، بدایونی وحضرت مولانا ہدایت رسول، برکاتی لکھنوی وحضرت مولانا عبد العلیم، صدیقی، میرٹھی وحضرت مولانا سید محمد محدِّث اشرفی، کچھوچھوی وحضرت مولانا ظفر الدِّین قادری، رضوی، عظیم آبادی وحضرت مفتی محمد عبد الباقی برہانُ الحق، رضوی، جبل پوری وحضرت مولانا سید مصباحُ الحسن، چشتی، پھپھوندوی وحضرت مولانا حَسنین رضا، بریلوی، وغیرھُم۔

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعالیٰ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن۔

اِس سلسلے کے موجودہ عُلمائے اہلِ سُنَّت وجماعت (در ۱۹۹۹ء) میں، چند نمایاں نام، یہ ہیں:

حضرت مفتی محمد اختر رضا، قادری، رضوی، ازہری، بریلوی وحضرت مولانا شاہ احمد، نورانی وحضرت مولانا تحسین رضا، بریلوی وحضرت مفتی محمد شریف الحق، امجدی وحضرت علّامہ ارشد القادری وحضرت مفتی عبد المنَّان، مبارک پوری وحضرت مفتی غلام محمد، رضوی، ناگ پوری وحضرت مفتی محمد عبد القیوم، ہزاروی وحضرت پروفیسر محمد مسعود احمد، مجدِّدی، مظہری وحضرت مفتی ظفر علی، نعمانی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وحضرت مفتی جلال الدّین احمد، امجدی وحضرت مولانا سید محمد مدنی، اشرفی، کچھوچھوی وحضرت مفتی محمد اشفاق حسین، نعیمی وحضرت علاّمہ ضیاءُالمصطفیٰ، قادری وحضرت خواجہ مظفر حسین، رضوی وحضرت مولانا مجیب اشرف، رضوی، ناگ پوری، وحضرت مولانا عبدالحکیم، شرف قادری، لاہوری وحضرت مولانا شاہ تُرابُ الحق، قادری وحضرت مولانا سید حامد اشرف، کچھوچھوی وحضرت مولانا قمرالزماں، اعظمی وحضرت مفتی محمد ایوب، نعیمی وحضرت مولانا شبیر حسن، رضوی، بستوی وحضرت مولانا عبدالمبین، نعمانی، قادری، مصباحی وحضرت مولانا محمد احمد، اعظمی، مصباحی

اورحضرت مفتی محمد نظامُ الدّین، رضوی، مصباحی، وغیرھُم۔

(مندرجہ بالا فہرست میں شامل اکثر عُلماے کرام، اَب، مرحوم ہوچکے ہیں۔ مصباحی۔جنوری۲۰۰۹ء)

کچھ ممتاز مدارسِ اہلِ سُنَّت کے نام، یہ ہیں:

منظرِ اسلام، بریلی، مظہرِ اسلام، بریلی، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، مدرسہ قادریہ، بدایوں جامعہ نعیمیہ، مرادآباد، دارُالعلوم امجدیہ، کراچی، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، دارُالعلوم اسحاقیہ جودھ پور، مرکزُ الثَّقافۃِ السُّنِّیہ، کالی کٹ، کیرالا، جامعہ سَعدیہ، کاسَرکوڈ، کیرالا، جامعہ حضرت نظامُ الدّین اولیا، نئی دہلی، جامع اشرف، کچھوچھہ مقدسہ، جامعۃُ الرَّضا، بریلی، جامعہ نوریہ رضویہ بریلی، دارُالعلوم امجدیہ، ناگ پور، دارُالعلوم فیض الرسول، براؤں شریف، جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس، جامعہ نعیمیہ، لاہور، جامعہ نعیمیہ، کراچی، الجامعۃُ الاسلامیہ، رَوناہی، فیض آباد، دارُالعلوم علیمیہ، جَمداشاہی، ضلع بستی، دارُالعلوم محمدیہ، بمبئی، فیض العلوم، جمشید پور، ضیاءُالاسلام، ہوڑہ بنگال، انوارُالقرآن، بلرام پور، دارُالعلوم غریب نواز، الہ آباد، احسنُ المدارس، کان پور، دارُالعلوم وارثیہ، لکھنؤ، جامعہ امجدیہ، قصبہ گھوسی، ضلع مئو، دارالعلوم اہلِ سنَّت قادریہ سراجُ العُلوم، برگدہی مہراج گنج۔وغیرہ وغیرہ۔

نشریاتی واِشاعتی کام کرنے والے چند اِدارے، یہ ہیں:

سنّی دارالاشاعت، مبارک پور، المجمع الاسلامی، مبارک پور، مرکزی مجلس رضا لاہور، رضا اکیڈمی، لاہور، رضا کیڈمی، بمبئی، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی، ادارۂ معارفِ نعمانیہ، لاہور مکتبہ نبویہ، لاہور، دارُالقلم، دہلی، امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، بریلی، مکتبہ جامِ نور دہلی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فاروقیہ بک ڈپو، دہلی، رضوی کتاب گھر، دہلی، مکتبہ نعیمیہ، دہلی، خواجہ بک ڈپو، دہلی، کتب خانہ امجدیہ دہلی، قادری کتاب گھر، بریلی، قادری بک ڈپو، بریلی۔ مکتبہ رحمانیہ رضویہ، بریلی۔ وغیرہ وغیرہ۔

چند معروف رسائل ومجلّات کے نام، یہ ہیں:

ماہ نامہ ''کنزالایمان'' دہلی، ماہ نامہ ''اشرفیہ'' مبارک پور، ماہنامہ ''جامِ نور''، دہلی، ماہ نامہ ''جہانِ رضا'' لاہور، ماہ نامہ ''سنّی دنیا'' بریلی، ماہ نامہ ''اعلیٰ حضرت'' بریلی، ماہ نامہ ''طیبہ'' احمد آباد ماہ نامہ ''یٰسٓ'' کوٹہ، راجستھان، ماہ نامہ ''صراطِ مستقیم'' اُودے پور، راجستھان، ماہ نامہ ''ماہ طیبہ'' جودھ پور، راجستھان، سال نامہ ''معارفِ رضا'' کراچی، ماہ نامہ ''ضیاے حرم'' لاہور، ماہنامہ ''بَطحا''، حیدر آباد دَکن، ماہنامہ ''سنّی دعوتِ اسلامی''، بمبئی، سالنامہ ''اہلِ سُنّت کی آواز''، مارہرہ مطہّرہ، سالنامہ ''اَلاِحْسَان'' سید سراواں، کوشامبی، یوپی

سالنامہ ''کاروانِ رئیس القلم''، نئی دہلی۔ وغیرہ

اِن سب کی تبلیغ ودعوت کا مرکز ومحور، یہ ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

(یااللہ!) ہمیں سیدھی راہ چلا۔ اُن کی راہ، جن پر تیرا اِنعام ہے۔

اُن کی نہیں، جن پر تیرا غضب ہے۔ اور نہ، اُن کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔''

برِصغیر میں اِنعامِ اِلٰہی سے سرفراز، مندرجہ ذیل اکابر صوفیہ ومشائخ وعُلما واسلافِ کرام ہیں، جن کی راہ پر چل کر، آج کے مسلمان بھی، اِنعامِ اِلٰہی کے مستحق ہو سکتے ہیں:

حضرت داتا گنج بخش ہجویری، لاہوری وحضرت خواجہ معینُ الدّین، چشتی، اجمیری وحضرت شیخ بہاءُ الدّین زکریا، سہروردی، ملتانی وحضرت خواجہ فریدُ الدّین مسعود، گنج شکر وحضرت خواجہ قطبُ الدّین بختیار، کاکی، دہلوی وحضرت مخدوم علاءُ الدّین صابر، کلیری وحضرت محبوبِ اِلٰہی نظامُ الدّین اولیا، دہلوی ومخدومِ جہاں حضرت شرفُ الدّین یحییٰ منیری وحضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت، وامیرِ کبیر، سید علی، ہمدانی، کشمیری وحضرت مخدوم سید اشرف جہاں گیر، سمنانی، کچھوچھوی وحضرت شاہ محمد مینا، چشتی، لکھنوی وحضرت شیخ عبدالحق، محدّث دہلوی وحضرت مجدِّدِ الفِ ثانی، شیخ احمد، سرہندی وحضرت مولانا عبدالعلی، فرنگی محلی، لکھنوی وحضرت مولانا نورُ الحق، فرنگی محلی، لکھنوی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وحضرت سید شاہ ،آلِ احمد ،اچھے میاں ،مارہروی ،وحضرت شاہ عبدالعزیز ،محدّث دہلوی ومولانا فضلِ حق ، خیرآبادی ، وحضرت مولانا فضلِ رسول ،عثمانی ، بدایونی وحضرت سید شاہ آلِ رسول ،احمدی ،مارہروی ،وغیرھُم ۔رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن ۔

یہی نفوسِ قدسیہ ، وہ اَکابروأعاظمِ اسلام ہیں ، جنھوں نے برِصغیر متحدہ ہندوستان کو نعمت ودولتِ اسلام وایمان سے مالامال کرکے ،اسے مَخزنِ برکات ومطلعِ انوار بنایا:

اِن کا سایہ اِک ، ان کا نقش پا چراغ
یہ جد گذرے ، اد ہی روشنی ہوتی گئی

(**ہندوستانی مسلمان**، حصہ دوم ۔سہ روزہ ''**دعوت**''نئی دہلی ۔شمارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء ۔
وماہ نامہ ''کنزالایمان'' دہلی ۔شمارہ دسمبر ۱۹۹۹ء ۔کچھ اضافہ کے ساتھ ۔)

üüü

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عُلمائے اہلِ سنّت کا سلسلۂ خیر و برکت

متحدہ ہندوستان کے عُلما و صوفیہ اور مشائخ کی زرّیں دینی و علمی خدمات اور تذکرۂ حیات ہماری قومی و ملّی تاریخ کا درخشاں باب اور قیمتی اثاثہ ہے۔

اپنی اِجتماعی زندگی کے پیچیدہ مسائل کے حَل اور روحانی اَمراض کے علاج کا مؤثر ذریعہ اور نسخۂ شفا ہے۔قلب وذہن کی آبیاری اور ان کی تطہیر کے لئے چشمۂ صافی ہے۔

اور مادِّیت ونفسانیت کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں ہدایت ونجات کا روشن مینار ہے۔

سلاطین واُمرَ ا، اَور عامّۂ مسلمین کو دامنِ اسلام سے وابستہ رکھنے اور ان کے درمیان ایمان کی روح، زندہ و بیدار رکھنے کے ساتھ، انھیں اسلام کے صِراطِ مستقیم پر گامُزن رکھنے کی سعادت، انھیں عُلما و صوفیہ و مشائخ ودُعاۃ و مبلِّغینِ اسلام کے حصے میں آئی۔

ہر طرح کے داخلی وخارجی فتنوں کا، سَدِّ باب کر کے مسلم معاشرے کی دینی واَخلاقی تعلیم وتربیَّت کا عظیم فریضہ، انھیں مشاہیرِ اسلام نے انجام دیا ہے۔

ماحول کے تاریک گوشوں تک روشنی پھیلانے کی شبانہ روز، کدّ وکاوش میں اپنا خونِ جگر انھوں نے ہی جَلایا ہے اور شہر شہر، قریہ قریہ اپنا روحانی نور، انھوں نے ہی پھیلایا ہے۔

متَّحدہ ہندوستان کی تاریخِ اسلام کے اَوراق پلٹیے اور اس کا مطالعہ کرتے ہوئے مُغل دَورِ حکومت تک آیئے ،تو ''دینِ اِلٰہی'' کے نام سے ایک خوف ناک اکبری فتنہ سر اُبھارتے ہوئے نظر آئے گا۔

جس نے ،اسلام کی بیخ کَنی کی ممکنہ تدابیر اور کوششوں میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی تھی۔

عقائد و معمولاتِ مسلمین کو متزلزل کرنے اور عُلمائے اسلام کو رُسوا اور بے اثر کرنے کا اس نے ، ہر حَربہ آزمایا۔ کفّار ومشرکین کی خوشنُودی، حاصل کرنے کی نوع بہ نوع تدبیریں کیں۔

شعائرِ اسلام کو پامال کیا۔ مزعومہ، امامِ وقت ومجتہدِ زمانہ وسلطانِ عادل (جلالُ الدِّین محمد اکبر) کو، اس نے ،اصول وضوابطِ شرعیہ کی تبدیلی وتحریف کی کھلی چھوٹ دے دی۔

جس کے نتیجے میں اہلِ اسلام، سخت اِضطراب وکرب واَذِیَّت میں مبتلا ہوتے رہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مُرشد ومجدِّدِ سلسلۂ نقش بندیہ، حضرت خواجہ محمد عبدالباقی، باقی باللہ، نقشبندی، دہلوی (ولادت ذوالحجہ ۹۷۱ھ/جولائی ۱۵۶۴ء۔ وصال ۱۰۱۲ھ/نومبر ۱۶۰۳ء) کے، دو مشہور اور ممتاز فیض یافتگان:

(۱) مجدِّدِ الفِ ثانی، حضرت شیخ احمد، فاروقی، نقشبندی، سرہندی

(ولادت شوال ۹۷۱ھ/جون ۱۵۶۴ء۔ وصال صفر ۱۰۳۴ھ/دسمبر ۱۶۲۴ء)

(۲) امام المُحدِّثین، عاشقِ رسول، حضرت شیخ عبدالحق، قادری، محدّث دہلوی

(ولادت محرم ۹۵۸ھ/۱۵۵۱ء۔ وصال ربیعُ الاوّل ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء)

اِن دونوں حضرات نے خصوصیت کے ساتھ، اپنے علم وفضل، اِستقامت وکرامت، حکمت وبصیرت اور تقویٰ ودیانت کے ذریعہ "دینِ اِلٰہی" اور عہدِ اکبری وجہانگیری کی اِعتقادی وعملی بِدعات وخُرافات کا قلع قمع کیا۔

مجدِّدِ الفِ ثانی کے والد واستاد ومُربی اور مُرشِد، مخدوم عبدُالاَحد، فاروقی، سرہندی (وصال ۱۰۰۷ھ)، بڑے عالم فاضل، عارفِ کامل اور حضرت شیخ رکنُ الدِّین چشتی، خلیفۂ حضرت شیخ عبدالقدوس، گنگوہی، چشتی کے ممتاز خلیفہ تھے۔

کتب وتعلیماتِ شیخ محی الدِّین ابنِ عربی وشیخ شہابُ الدِّین سہروردی کے ماہر تھے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں حضرت سید شاہ کمال، کیتھلی، قادری (ولادت ۸۹۵ھ/۱۴۸۹ء۔ وصال ۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء) سے بھی انہیں خلافت، حاصل تھی۔

اپنے مُرشِدِ طریقت، حضرت خواجہ محمد عبدالباقی، باقی باللہ، نقشبندی، دہلوی (وصال جمادیٰ الآخرہ ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء) سے، مجدِّدِ الفِ ثانی، شیخ احمد، فاروقی، سرہندی کو غایت درجہ، تعلُّقِ خاطر تھا۔

متعدد واسطوں سے اپنی نسبت واِرادت کا ذکر کرتے ہوئے

حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی، تحریر فرماتے ہیں:

"اِرادتِ مَن، بہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، بہ وَسائطِ کثیرہ است۔

در طریقۂ نقش بندیہ، بست ویک واسطہ، درمیان است۔ ودر طریقۂ قادریہ، بست وپنج۔

ودر طریقۂ بست وہفت۔" (مکتوب ۸۷، دفترِ سوم، مکتوباتِ مجدِّدِ الفِ ثانی)

حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مجھے، کثیر واسطوں سے اِرادت ونسبت

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حاصل ہے۔ سلسلۂ نقش بندیہ میں اِکیس (۲۱) واسطوں سے، سلسلۂ قادریہ میں پچیس (۲۵) واسطوں سے اور سلسلۂ چشتیہ میں ستائیس (۲۷) واسطوں سے، اِرادت ونسبت، حاصل ہے۔"

حضرت مجدّدِ الفِ ثانی کو، دَورِ جہانگیری میں اِلحاد و بے دینی اور بدعات وضلالات کے خلاف، اعلانِ حق کی پاداش میں، قید و بند کی صعوبتوں سے گذرنا پڑا۔

جیل کی آہنی سلاخوں کے اندر بھی آپ نے اسلام کا پرچم، سربلند رکھا

اور سیکڑوں قیدی آپ کے ہاتھ پہ، مشرَّف بہ اسلام ہوئے۔

راہِ اِستقامت میں لذّتِ اَلم کو، آپ نے شہد سے زیادہ، شیریں سمجھا۔

امامُ المُحدِّثین، عاشقِ رسول، حضرت شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی کے نام

اپنے ایک مکتوب میں حضرت مجدّدِ الفِ ثانی، شیخ احمد، فاروقی، سرہندی تحریر فرماتے ہیں:

(ترجمہ) "میرے مخدوم ومکرّم! مصائب میں اگر چہ، بڑی تکلیف واِیذا، برداشت کرنی پڑتی ہے۔لیکن، اس میں بڑی ہی کرامت ومہربانی کی امید ہے۔

اسبابِ جہاں میں حُزن واَندوہ، سب سے بہتر ہیں۔

اور اِس دنیا کے دسترخوان کی خوش گوار نعمت، مصیبت واَلم ہیں۔

اِن شکر پاروں پر، دارُوے تلخ کا، رَقیق غلاف چڑھا ہوا ہے۔

اور اِس تدبیر سے اِبتلا وآمائش کا راستہ، کھولا گیا ہے۔

سعادت مند لوگ، ان کی شیرینی پر نظر کر کے، تلخی کو، شکر کی طرح، چبا جاتے ہیں۔ اور تلخی کو، صَفرا کے برعکس، شیریں سمجھتے ہیں۔

اور کیوں نہ، شیریں سمجھیں کہ محبوب کے سب افعال، شیریں ہوتے ہیں۔

هَنِيئاً لِاَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا

وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَايَتَجَرَّعُ

غربتِ اسلام کے اِس دَور میں آپ کا وجودِ مبارک، اہلِ اسلام کے لئے غنیمت ہے۔

سَلَّمَکُمُ اللّٰهُ وَاَبْقَاکُم۔ وَالسَّلام۔"　　(مکتوباتِ مجدّدِ الفِ ثانی۔ دفترِ دوم، مکتوب ۲۹)

حضرت شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی کے ذکر سے پہلے، آپ کا ایک روحانی وعرفانی مکتوب پیش کرنا، موقع کی مناسبت سے، ضروری سمجھتا ہوں، جسے حضرت شیخ محدِّث دہلوی نے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضرت خواجہ محمد عبدالباقی، باقی باِللہ، نقش بندی، دہلوی کی خدمت میں تحریر کیا ہے:

(ترجمہ) ''بندۂ حقیر کو، آپ کا وَالا نامہ، ایک صاحب نے لاکر دیا۔

مجھے، دو وجہوں سے اِس پر تعجب ہوا۔

اوّل: اِس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو شغل وحضور اور سکوت کی حالت عطا فرمائی ہے۔ اِس سے، کس طرح، اِس جانب، اِلتفات ہوا؟

دوم: اِس سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ:

آپ نے اِس حقیر کو، اُن باتوں سے مخاطب فرمایا ہے، جو صرف، اہل کے سامنے ظاہر کی جاسکتی ہیں۔ گویا، اِس طرح آپ نے، اِس حقیر کو اَہل اور قابلِ اعتبار سمجھا۔

اِس حقیر میں کہاں، یہ اہلیّت اور کہاں، یہ مناسبت کہ:

مجھ جیسے بے مایہ کے سامنے، یہ باتیں، بیان کی جائیں؟

بہرحال! اِس وادی میں جب، آپ آئے ہیں، تو بے شک، اس میں کوئی راز ہوگا۔

صادِقین کا یہ وصف ہوتا ہے کہ وہ، ہر طالب کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

اور ہر مطلوب سے فائدہ، حاصل کرتے ہیں۔

اگر، دوسرے فقرہ کا مِصداق، یہ فقیر ہے، تو پہلے کا مِصداق، آپ کی ذات ہے۔''

(مکتوب اول۔ مکتوباتِ شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی)

ایمانِ کامل واِعتقادِ راسخ وطلبِ صادق وعملِ صالح اور دیانت واِستغنا سے آراستہ، حضرت شیخ سیفُ الدّین تُرک، قادری (وصال شعبان ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء) مُرید وخلیفۂ حضرت شیخ امانُ اللہ پانی پتی، قادری (وصال ۹۵۷ھ/۱۵۵۰ء) کے سعادت مند وشہرۂ آفاق فرزند، حضرت شیخ عبدالحق، حنفی، قادری، محدِّث دہلوی (ولادت ۹۵۸ھ/۱۵۵۱ء۔ وصال، ربیعُ الاوّل ۱۰۵۲ھ/ ۱۶۴۲ء) اپنے وقت کے مشہور محدِّث، حضرت شیخ عبدالوَہّاب متقی، قادری، شاذلی (ولادت ۹۰۲ھ۔ وصال ۱۰۰۱ھ/۱۵۹۳ء) کے تلمیذِ رشید تھے۔ انہیں سے، صحاحِ سِتّہ کی سند، حاصل ہوئی اور بیعت واِرادت واِجازت کا رشتہ بھی انہیں سے اُستوار ہوا۔

حضرت شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی کو اپنے والد ماجد، شیخ سیفُ الدّین تُرک، قادری سے روحانی تعلیم وتربیت کے علاوہ، حضرت سید موسیٰ گیلانی، قادری، ملتانی (وصال ۱۰۰۲ھ) فرزندِ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضرت سید حامد، المعروف، بہ، حامد گنج بخش (وصال ۹۷۸ھ/۱۵۷۰ء) بن شیخ عبد الرَّزّاق قادری، یکے از نبیرگانِ سیدنا، شیخ عبدالقادر، جیلانی، بغدادی، نیز، حضرت شیخ عبدالوَہّاب متّقی قادری، شاذلی، برہان پوری (وصال ۱۰۰۱ھ/۱۵۹۳ء)، تلمیذِ رشید، شیخ علی متقی، قادری، شاذلی برہان پوری (وصال، جمادیٰ الاولیٰ ۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء۔ مکہ مکرّمہ) سے اِجازت وخلافت، حاصل تھی۔

مختلف سلاسلِ طریقت میں آپ، اجازت سے سرفراز تھے۔

مگر، قادریت کا آپ کے اوپر غلبہ تھا۔ چنانچہ، خود، تحریر فرمایا کرتے تھے:

عبدُالْحق بن سَیفُ الدّین اَلدِّھْلَوِی وَطَناً ۔اَلْبُخَارِی اَصْلًا۔اَلتُّرْکِی نَسَباً ۔ اَلْحَنَفِی مَذْھَباً۔اَلصُّوفِی مَشْرَباً۔اَلْقَادِرِی طَرِیقَةً۔"

حضرت شاہ ابوالْمَعالی، قادری، لاہوری (وصال ۱۶۱۵ء) سے بھی

حضرت شیخ محدِّث، دہلوی، فیض یاب ہوئے۔ آخر عمر میں آپ سے روحانی رہنمائی پائی۔

اور اِس راہ کی ت کے حل کے لئے آپ کی طرف، رُجوع کیا کرتے تھے۔

متحدہ ہندوستان میں علمِ حدیث کی نشر واشاعت کے باب میں حضرت شیخ عبدالحق محدِّث دہلوی کا نام، سرِفہرست ہے۔ حضرت میر سید غلام علی آزاد، بلگرامی (وصال ۱۲۰۰ھ۔ مدفون، خُلد آباد دَکن) تحریر فرماتے ہیں:

''بہ نشرِ علوم، سِیّما علمِ حدیث شریف پَرداختہ، بہ نَھجے کہ در دیارِ عجم، اَحَدے را اَز عُلمائے متقدمین ومتأخرین، دست نہ دادہ است، ممتاز و مُستثنٰی گردید۔

ودر فنونِ علمیہ، خاصّۃً فنِ حدیث، کتبِ معتبرہ، تصنیف کرد۔

چناں کہ عُلمائے زماں، اِعتنا بہ آں وَرزیدہ، دستورُ الْعملِ خود دارند۔"

(مآثرُ الْکِرام مؤلّفہ: سید غلام علی، آزاد بلگرامی)

حضرت شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی نے اپنی خداداد، دینی و صلاحیت اور روحانی قوت کے ذریعہ، سَلاطین واُمرَ ا، اور رِعایا، سب کی بیک وقت، ہدایت ورہنمائی فرمائی۔

اور متحدہ ہندوستان میں علمِ حدیث کے باضابطہ درس وتدریس کی داغ بیل، آپ ہی نے ڈالی۔

دینِ اسلام کی تا وتقویت کے لئے تصنیفات ومکتوبات کا سہارا لیا۔

مروّجہ فتنوں کی بیخ کنی میں اپنا سرمایۂ علم ومتاعِ فکر اور اپنا زورِ قلم، صَرف کیا۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اصولِ شریعت کے تحفظ و اِتباع کی تعلیم دی۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات، بیان کر کے عشق و محبتِ رسول و اِتباعِ سنّت و شریعت کا جذبہ، بیدار کیا۔

فقہِ حنفی پر سختی کے ساتھ، قائم رہنے کی تلقین کی۔

گم رَاہ صوفیہ کو، دائرۂ شریعت میں رہنے کی دعوت دی۔

بزرگانِ دین سے عقیدت و محبت کا رشتہ، اُستوار کیا۔ عُلماے کرام کی آبرو بچائی۔

اور اپنی زندگی کو مثالی عالمانہ و عارِفانہ شکل میں قوم و مِلّت کے سامنے، پیش کیا۔

حضرت شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی اور حضرت مجدِّ دِالفِ ثانی، شیخ احمد، فاروقی، سرہندی کی عالمانہ و مجاہدانہ خدمات، مِلّتِ اسلامیۂ ہند کی تاریخ میں آبِ زَر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

اپنے دَور میں، یہ دونوں حضرات، نہایت اور لافانی و بے مثال کارنامہ ا م دیتے ہوئے اکبری اِ اف و اِرتداد و اِلحاد کے آگے، سَدِّ سکندری بن کر حائل ہو گئے۔

اِعتقادی و عملی اِ افات کا مَردانہ وَار مقابلہ کر کے اسلامیانِ ہند کے دین و ایمان کو زمانہ کی دست بُرد سے بچایا اور سرمایۂ مِلّت کے نِگہ بان بن کر، تاریخِ اسلامیانِ ہند کا درخشاں باب بن گئے۔

اٹھارہویں صدی ی کے آغاز میں حضرت شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی (ولادت ۱۱۱۴ھ/ ۱۷۰۳ء۔ وصال ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء) جیسی مُتعدِّدُ الْجِھات اور جامعِ کمالات شخصیت، پیدا ہوئی

حضرت شاہ عبدالرحیم، دہلوی (ولادت ۱۰۵۴ھ/ ۱۶۴۴ء۔ وصال ۱۱۳۱ھ/ ۱۹۔ ۱۷۱۸ء)

جیسے بلند پایہ عالم و محدِّث اور صاحبِ عرفان صوفی، آپ کے والدِ بزرگوار تھے۔

شاہ عبدالرحیم، دہلوی، شیخ محی الدِّین ابنِ عربی کے مَدَّاح

اور نکتہ شناس عارِف و صوفیِ صافی نہاد ہیں۔

سید عظمتُ اللہ، اکبرآبادی، چشتی و حضرت ابوالقاسم، اکبرآبادی، قادری کے فیض یافتہ اور حضرت خواجہ محمد عبدالباقی، باقی باللہ، نقشبندی، دہلوی کے دوسرے فرزند

حضرت خواجہ محمد عبداللہ، اَلْمَعر وف، بہ، خواجہ خُرد کے وروحانی شاگرد

سید عبداللہ، اکبرآبادی، خلیفۂ شیخ آدم بنوری، نقش بندی کے مُریدِ صادق

اور سلسلۂ نقش بندیہ باقویہ کے مشہور، بزرگ ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی نے حالاتِ زمانہ اور مسلمانانِ متحدہ ہند کی دینی ضرورت

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کا احساس کرتے ہوئے، قرآنِ حکیم کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔

اِس ترجمۂ قرآن کے تعلق سے، یہ بات، بالکل غلط طور سے مشہور کردی گئی ہے کہ:

مسلمانانِ دہلی نے ترجمۂ قرآن کے خلاف، سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کچھ شورش کی اور مسجد فتح پوری، دہلی میں شاہ ولی اللہ پر مسلمانوں نے ہی فارسی زبان میں ترجمۂ قرآن کرنے کی پاداش میں قاتلانہ حملہ بھی کیا۔

یہ بات، محض، اَفواہ وافسانہ ہے، جس کا حقیقت سے دور کا بھی کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

''اَلْفَوْزُ الْکَبِیر فِی اُصُولِ التَّفْسِیر'' کے نام سے، شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی نے اصولِ تفسیر میں ایک معرکۃُ الآرا کتاب لکھی۔

اَلْفَوْزُ الْکَبِیر کا اردو ترجمہ، بقلم، یٰسٓ اختر مصباحی، مجلسِ برکات، مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی۔انڈیا) سے شائع ہو چکا ہے۔

مُوَطَّا امام مالک کی عربی زبان میں، اَلْمُسَوّٰی، اور فارسی زبان میں اَلْمُصَفّٰی، کے نام سے شرح لکھی۔ اصولِ فقہ اور تصوف وغیرہ میں آپ کی کئی اہم تصانیف ہیں۔

سب سے مشہور اور معرکۃُ الاٰرا کتاب، حُجَّةُ اللّٰهِ الْبَالِغَة ہے۔

جس میں آپ نے شریعت کے اَسرار وحقائق، بیان کیے ہیں۔

افسوس ناک حقیقت، یہ ہے کہ:

حضرت شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی کے اَفکار، مَسخ کرنے اور آپ کی شخصیت، مَجروح کرنے کے لئے عُلماے سُوء نے آپ کی کتابوں میں تحریف والحاق کی مسلسل، مذموم حرکت کی ہے۔ بلکہ ''اَلْبَلاغ الْمُبِیْن''، تُحْفَةُ الْمُوَحِّدِین'' وغیرہ، مستقل کتب ورسائل، لکھ کر آپ کے نام سے شائع کرنے کا سنگین جرم، رَوا رکھا ہے۔

اِس لئے آپ کے صحیح نظریات وخیالات سے آگاہی کے لئے اَلْقَوْلُ الْجَلِی، اَنْفَاسُ الْعَارِفِیْن، فُیوضُ الْحَرَمَیْن، اَلدُّرُّ الثَّمِیْن، اَلْقولُ الْجَمِیلُ اور اَلْاِنْتِبَاهُ فِی سَلاسِلِ اَوْلِیاءِ اللّٰه جیسی کتابوں کا بنظرِ غائر، مطالعہ کیا جانا، ضروری ہے۔

مشہور صوفی محدِّث اور معمَّر بزرگ، شیخ ابو طاہر، کردی، مدنی سے حضرت شاہ ولی اللہ نے بخاری شریف ودیگر کتبِ حدیث کی، حجازِ مقدس میں تعلیم، حاصل کی تھی۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ان سے، سندِ حدیث کے علاوہ، سلسلۂ رِفاعیہ، شاذلیہ، سہروردیہ وغیرہ کی اجازت بھی حاصل تھی۔
والدِ محترم، شاہ عبدالرحیم، دہلوی (وصال، صفر ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء) سے، بہ عمر پندرہ (۱۵) سال
بیعت ہوکر، اَذکار و اَشغالِ صوفیہ، خصوصاً، طریقۂ نقش بندیہ میں پہلے ہی سے مشغول تھے۔
اپنے مرضِ وصال میں حضرت شاہ عبدالرحیم، اپنے فرزند، حضرت شاہ ولی اللہ کو
بہ عمر سترہ (۱۷) سال، اجازتِ بیعت و ارشاد، مَرحمت فرما چکے تھے۔
صرف، اپنے دَور کے عُلماے محققین وفُضَلاے مفکّرین میں ہی نہیں، بلکہ متحدہ ہندوستان کی
صدیوں پر مشتمل دینی وعلمی وفکری تاریخ میں حضرت شاہ ولی اللہ کی حیثیت، ممتاز ہے۔
دینی، شرعی، علمی، فکری، اخلاقی، اجتماعی ہر شعبہ میں آپ کی تحریرات، مجتہدانہ شان رکھتی ہیں۔
مسلمانوں کی ذہنی وروحانی تربیت میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اِصلاحِ عقائد واَعمال
اور اِصلاحِ معاشرہ کے باب میں آپ کی خدمات، نہایت، قابلِ قدر ہیں۔
علوم وفنونِ اسلامیہ اور شریعت وطریقت میں آپ کی ذات، مَجمَعُ البَحرَین ہے۔
عُلما وصُلحا ومَشائخ وصوفیاے عصر کے درمیان، آپ اپنی مثال آپ ہیں۔
امامُ المُحدِّثین، حضرت شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی وحضرت مجدِّد اَلفِ ثانی
شیخ احمد، فاروقی، سرہندی اور حضرت شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی، سَر آمدِ اَماثل واَقران ہیں۔
ان مشاہیر عُلماے ہند نے داخلی وخارجی فتنوں سے، اسلام واہلِ اسلام کا
تحفظ و دِفاع کیا۔ باطل خیالات وتحریکات کے ساتھ، پنجہ آزمائی کی۔
شعائرِ اسلام ومسلمین کی صیانت وحفاظت وحمایت میں عمرِ عزیز کے قیمتی لمحات، صَرف کیے۔
مبتدعین ومتصوّفہ کی غیر شرعی حَرکات کا اِستیصال کیا اور اِدغام واِنضمام کی
مُلحِدانہ ومُشرِکانہ سازشوں اور کوششوں کا، نہایت عالمانہ ومجاہدانہ اور مَردانہ وَار مقابلہ کرتے ہوئے
انہیں، ناکام ونامراد، بنایا۔
کتاب وسُنَّت کی ہدایات واَحکام سے مکمل وابستگی کے ساتھ
اسلافِ کرام ومشائخِ عِظام کے مسلکِ حق وصراطِ مستقیم پر گامزَن رہنے کی، سَوادِ اعظم
اہلِ سُنَّت وجماعت کو، تاحیات، تلقین وتاکید فرماتے رہے۔
اور اسی عظیم خدمت کی انجام دِہی میں اپنی علمی وعملی وذہنی وفکری وقلمی توانائی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور دینی و روحانی اِستعداد و صلاحیت کو قربان کر دیا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی (ولادت ۱۱۵۹ھ/۱۷۴۶ء۔ وصال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء)

حضرت شاہ ولی اللہ کے وہ صاحبِ فضل و کمال، ممتاز عالم و محدِّث فرزند ہیں

جنھوں نے دہلی میں درس و تدریسِ حدیث کا مقدس فریضہ، ساٹھ (۶۰) برس تک انجام دیا۔

آپ، علومِ دینیہ اسلامیہ کے بحرِ بے کراں ہیں۔ اپنے والد کے ممتاز شاگرد اور اپنے وقت کے مَرجعِ عُلما ہیں۔ ہندو پاک کے موجودہ تقریباً سبھی عُلما و محدِّثین کا سلسلۂ سندِ حدیث

حضرت شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی سے منسلک ہے۔

حضرت شاہ رفیعُ الدِّین، دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر، دہلوی، حضرت شاہ محمد اسحاق، دہلوی

حضرت شاہ مخصوصُ اللہ، دہلوی، حضرت شاہ غلام علی، مجدِّدی، دہلوی، حضرت مولانا فضلِ حق، خیرآبادی

حضرت مفتی صدرُالدِّین آزردہ، دہلوی، حضرت مولانا رشیدُ الدِّین خاں، دہلوی، حضرت مولانا حیدر علی

فیض آبادی، حضرت سید شاہ آلِ رسول، احمدی، برکاتی، مارہروی، حضرت شاہ فضلِ رحمٰن، گنج مرادآبادی

حضرت مولانا سلامتُ اللہ، کشفی، بدایونی وغیرھُم کا سلسلۂ سندِ حدیث، آپ تک ہی پہنچتا ہے۔

تفسیرِ عزیزی، بُستان المُحدِّثین، عُجالۂ نافعہ، فتاویٰ عزیزی، تحفۂ اِثنا عشریہ

جیسی گراں قدر دینی و علمی کتابیں، آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی اپنے والدِ ماجد، شاہ ولی اللہ سے، متعدد سَلاسِلِ طریقت میں نسبتِ بیعت و ارادت رکھتے ہیں۔ اور انھیں سے اجازت و خلافت بھی حاصل ہے۔

اپنے اَعِزَّہ و اَقارِب کو آپ نے سلسلۂ قادریہ میں بیعت کیا تھا۔ دیگر معتقدین و متوسلین کو سلسلۂ نقش بندیہ میں اور اُمَرا و حُکّام کو سلسلۂ چشتیہ میں بیعت کیا کرتے تھے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی کے لگ بھگ آخری ایامِ حیات تک

متحدہ ہندوستان میں اہلِ سُنَّت کی عُمومی قوت و تعداد تھی اور انھیں کا ہر طرف بول بالا تھا۔

کہیں کہیں، فرقۂ شیعہ کی بھی معمولی سی آبادی ہوا کرتی تھی۔ جب کبھی شیعیت نے سر اُبھارا تو مذکورہ عُلماے کرام نے، اس کی علمی و فکری طور سے سرکوبی، کر دی۔

حضرت شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی نے خُلفاے راشدین کے فضائل، جابجا اپنی تحریروں میں بیان کیے اور مذہب و مسلکِ اہلِ سُنَّت کی تائید میں متعدد کتابیں، بِالخصوص "تکمیلُ الایمان" کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نام سے ایک مستقل کتاب لکھی۔

حضرت مجدّدِ الفِ ثانی، شیخ احمد، فاروقی، سرہندی نے شیعہ اہلِ علم سے بحثیں کیں اور رسالہ ''رَدِّ رَوَافض'' لکھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اسی فارسی رسالہ ''رَدِّ رَوَافض'' کا عربی زبان میں بنام ''اَلْمُقَدَّمَةُ السَّنِيَّةُ فِي اِنْتِصَارِ الْفِرْقَةِ السُّنِّيَّة'' ترجمہ کیا۔

اور حضرت شاہ عبدالعزیز نے نہایت محنت وعرق ریزی کے ساتھ

رَدِّ شیعیت کے موضوع پر شاہ کار تصنیف ''تحفۂ اِثناعشریہ'' سپردِ قلم فرمایا۔

بعض اہلِ تشیُّع اور عام طور سے نام نہاد مُوَحِّدِین وَ مُصْلِحِین نے مذکورہ اکابر اور دیگر مشاہیر عُلما و مشائخِ کرام کی تحریروں میں بڑی چابک دستی کے ساتھ، اِلحاق وتحریف کیا ہے۔

جس کا کچھ ذکر ''اَلْقَولُ الْجَلِي'' کی بازیافت'' مطبوعہ لاہور میں ہے۔

اور، سو (۱۰۰) سال سے بھی زیادہ عرصہ گذرا کہ:

محمد ظہیرُ الدّین، عُرف سید احمد، ولی اللّٰہی، دہلوی، جو حضرت شاہ رفیعُ الدّین، محدِّث دہلوی (ولادت ۱۱۶۳ھ/۱۷۴۹ء۔ وصال ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء) فرزندِ حضرت شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی کے نواسہ کے پوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ:

''حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز اور اِس خاندان کی طرف لوگوں نے کتابیں لکھ کر منسوب کر دی ہیں۔ اور موقع پایا، تو عبارت میں تغیُّر وتبدُّل کر دیا۔''

(دیکھیے: آخرِ کتاب۔ تَاوِيْلُ الْاَحَادِيْثِ فِي رُمُوْزِ قِصَصِ الْاَنْبِيَاء

از شاہ ولی اللہ، دہلوی، مطبوعہ مطبع احمدی، کلاں محل، دہلی)

حضرت شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی (وصال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) کے مُریدین اور حضرت شاہ عبدالقادر، محدِّث دہلوی (ولادت ۱۱۶۷ھ/۱۷۵۳ء۔ وصال ۱۲۳۰ھ/۱۸۱۴ء) کے شاگردوں میں، سید احمد، رائے بریلوی (متولد ۱۲۰۱ھ/۱۷۸۶ء۔ متوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) کا نام بھی آتا ہے۔

اِسی طرح، حضرت شاہ عبدالغنی، دہلوی (ولادت ۱۱۷۱ھ/۱۷۵۷ء۔ وصال ۱۲۰۳ھ/۱۷۸۹ء) کے بیٹے اور حضرت شاہ عبدالقادر، دہلوی کے شاگرد، شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی (متوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) اِسی خانوادۂ ولی اللّٰہی کے ایک فرد، اور حضرت شاہ عبدالعزیز کے برادرزادہ ہیں۔

شاہ اسمٰعیل، دہلوی، سید احمد، رائے بریلوی کے مُرید ہیں۔ سید احمد، رائے بریلوی و شاہ اسمٰعیل

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دہلوی نے مسلکِ عزیزی ولی اللّٰہی سے اِنحراف اور مذہبِ اہلِ سُنّت میں اِنتشار واِختلاف کی داغ بیل کیوں اور کس طرح ڈالی؟ اِسے جاننے کے لئے شیخ محمد اِکرام کی، یہ تحقیق، کافی ہے:

''اُن اصلاحی کوششوں سے، وہ (سید احمد، رائے بریلوی) بڑی حد تک، بے خبر تھے جو شیخ محمد بن عبدالوہاب کے پَیرو، عرب میں کررہے تھے۔

اور جن کا بیج، ابنِ تیمیہ نے اپنی تصنیفات میں بویا تھا۔

جب، وہ حج کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے

تو وہاں انھیں، وہابیوں کے عقائد سے باخبر ہونے کا موقع ملا۔

جو، اُن کے سفرِ حج سے چند سال پہلے، مقاماتِ مقدسہ پر قابض ہوئے تھے۔

حضرت سید (احمد، رائے بریلوی) صاحب اور وہابیوں کے مقاصد میں بہت اِشتراک تھا۔

اِس لئے ان کے کئی ساتھی، وہابیت سے متأثر ہوآئے۔

مثلاً: وہابی عقائد میں ایک اہم عقیدہ، عدمِ وجوبِ تقلیدِ شخصی کا ہے۔

اہلِ سُنّت مسلمان، فقہ کے چار بڑے اماموں، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل میں سے کسی ایک کے پَیرو اور ان کے طے کردہ مسائلِ فقہ میں سے کسی ایک کے مقلِّد ہوتے ہیں۔ لیکن، وہابی، اسے غیر ضروری سمجھتے ہیں۔

اور فقہی اماموں کے بجائے، حدیث کی پَیروی کرتے ہیں۔

اِس مسئلہ پر شاہ اسمٰعیل شہید نے سفرِ حج کے بعد اپنے آپ کو ''**غیر مقلِّد**'' ظاہر کیا۔''

(ص ۶۲، موجِ کوثر۔ مؤلّفہ: شیخ محمد اِکرام۔ مطبوعہ: ادبی دنیا، مٹیا محل، دہلی)

حضرت شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی کے شاگرد، حضرت مفتی صدرُ الدِّین آزردہ صدرُ الصُّدُور دہلی (متوفی ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء) کا ایک وقیع رسالہ، اِستحبابِ زیارتِ قبورِ صالحین کے موضوع پر، بنام ''مُنْتَهَى الْمَقَال فِي شَرحِ حَدِيثِ لَا تُشَدُّ الرِّحَال'' اِس وقت، میرے پیشِ نظر ہے۔

اِس کے اندر، شیخ ابنِ تیمیہ اور ان کے متبعین کی اچھی طرح خبر گیری کی گئی ہے۔

اور ''**شَدِّ رِحال**'' کی وہابی **تشریح** کو حضرت آزردہ دہلوی نے تارِ عنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیا ہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نجدی واسمٰعیلی اِنحراف وضلال کی تحقیق وتفصیل جاننے کے لئے ،سَیفُ اللّٰـہِ الْمَسْلُول حضرت مولانا فضلِ رسول، عثمانی، قادری، بدایونی (وصال ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء) کی مشہورِ زمانہ کتاب ''سیفُ ا ر''مطبوعہ مطبع صبحِ صادق، سیتاپور، نیزطبعِ جدید لاہورو بدایوں کا مطالعہ، بے حد مفید ہے۔

حضرت مفتی صدرُ الدّین ،آزردہ دہلوی (متوفی ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء) اورامامِ حکمت وکلام مولانا فضلِ حق، خیرآبادی (وصال ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء)

تلامذۂ حضرت شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی (وصال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء)

مولانا فضلِ رسول، عثمانی، بدایونی کی دینی وعلمی خدمات کے مُعترف ومدّاح تھے۔

فرنگی محل، لکھنؤ کی نہایت محترم، دینی وعلمی وروحانی شخصیت

حضرت مولانا شاہ احمد انوارُ الحق فرنگی محلی (وصال ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۱ء) کے نامور فرزند، مولانا نورُالحق، فرنگی محلی (وصال ۱۲۳۸ھ/ ۱۸۲۲ء) تلمیذِ بحرالعلوم ،مولانا عبدالعلی ،فرنگی محلی لکھنوی (وصال ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) ہیں۔

انہیں مولانا نورُالحق، فرنگی محلی کے، مولانا فضلِ رسول، عثمانی، بدایونی، شاگردِ رشید ہیں۔

مولانا فضلِ حق، خیرآبادی، حضرت شاہ عبدالقادر اور حضرت شاہ عبدالعزیز کے بلند پایہ شاگرد ہیں۔آپ کے والد، علاّمہ فضلِ امام، خیرآبادی (متوفی ۱۲۴۴ھ/۱۸۲۹ء)

خود جلیلُ القَدر عالم اور دہلی کے صدرُ الصُّدور تھے۔فنِ معقولات میں یگانۂ روزگار تھے۔

اور حضرت شاہ عبدالعزیز کے معاصر عُلما میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔

علاّمہ فضلِ حق، خیرآبادی، اپنے دَور کی عبقری شخصیت کا نام ہے۔

منقولات ومعقولات میں تبحُّرِ تام اور مختلف علوم وفنون میں آپ کو مَلکۂ راسخہ، حاصل تھا۔

تقریباً، ایک درجن معرکۃُ الآرا کتابیں، آپ کی یادگار ہیں۔

شاہ محمد اسمٰعیل، دہلوی کے مُنحرِفانہ اَفکاروخیالات کی آپ نے زبردست علمی وشرعی گرفت کی ہے۔تَحقِیقُ الْفَتویٰ اورامتِنَاعُ النَّظِیر ،اس پر، شاہدِ عدل ہیں۔جو اُس عہد وعصر کے مشاہیر عُلماے ہند، بِالخصوص تلامذۂ عزیزی ولی اللّٰھی کی تائیدات وتصدیقات سے مُزَیَّن ہیں۔

انقلابِ ۱۸۵۷ء میں بھی مولانا فضلِ حق، خیرآبادی نے قائدانہ کردار ادا کیا۔مسلمانوں کے خلاف، نصرانیوں کی سازشوں اور شعائر وتشخُّصاتِ اسلامی کومجروح کرنے والی منظّم کوششوں

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے خلاف، آپ نے، پُر زور آواز اٹھائی اور اِس راہ میں قید و بند کی صعوبتوں سے آپ، دوچار ہوئے۔ مولانا عبدالحق خیرآبادی، مولانا عبدالقادر، عثمانی، قادری، برکاتی، بدایونی، مولانا ہدایت اللہ جون پوری، مولانا فیض الحسن، سہارن پوری، وغیرہ، آپ کے قابلِ فخر تلامذہ ہیں۔

انیسویں صدی کے نصفِ اول میں متحدہ ہندوستان کی مذہبی تاریخ میں جس نئے باب کا اضافہ ہوا، اُس کے ایک پہلو پر تبصرہ کرتے ہوئے، مشہور غیر مقلِّد عالم، وحیدُ الزَّماں، فاروقی حیدرآبادی (متوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) بڑی صراحت کے ساتھ، لکھتے ہیں کہ:

(عربی سے ترجمہ) ''ہمارے بعض متأخر بھائیوں نے شرک کے بارے میں بہت شِدَّت اختیار کی ہے۔ اور اسلام کا دائرہ، تنگ کر دیا ہے۔ اور مکروہ، یا۔ حرام اُمور کو شرک، قرار دیا ہے۔''

(اس عبارت پر حاشیہ لکھتے ہوئے مولانا وحید الزماں، حیدرآبادی خودنشان دِہی کرتے ہیں کہ، یہ ہمارے متأخر بھائی، کون ہیں؟)

''وہ، شیخ محمد بن عبدالوہاب (نجدی) ہیں، جنھوں نے، ان اُمور کو شرک قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اہلِ مکّہ کی طرف، اِرسال کردہ، ان کے بیٹے، محمد اور پوتے، عبداللہ کے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے۔ اور مولانا اسمٰعیل دہلوی نے:

تقویۃُ الایمان، میں اکثر اُمور میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پَیروی کی ہے۔''

(حاشیہ ص ۲۶۔ جلدِ اول۔ ہدیۃ المہدی۔ از نواب وحید الزماں، مطبوعہ میور پریس، دہلی)

مولانا ابوالکلام آزاد (متوفی ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء) کے والد ماجد، مولانا خَیرُ الدِّین، دہلوی (ولادت ۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء۔ وصال، رجب ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء)

شاگردِ مولانا منوَّرالدِّین، دہلوی (وصال ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۷ء) ومفتی صدرُالدِّین آزردہ دہلوی، وعلاَّمہ فضلِ حق خیرآبادی، تلامذۂ حضرت شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی، اپنے وقت کے جلیلُ القدر عالم تھے۔

اپنے والد، مولانا خیرالدین، دہلوی کے بارے میں مولانا ابوالکلام آزاد، بیان کرتے ہیں کہ:

''والدِ مرحوم کہا کرتے تھے:

گم رَاہی کی موجودہ ترتیب، یوں ہے کہ: پہلے وہابیت، پھر نیچریت۔

نیچریت کے بعد، ی قدرتی منزل جو اِلحادِ قطعی کی ہے، اس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اِس لئے کہ وہ، نیچریت ہی کو اِلحادِ قطعی سمجھتے تھے۔

لیکن، میں اسے تسلیم کرتے ہوئے اتنا اضافہ کرتا ہوں کہ:

ی منزل، اِلحاد ہے۔ اور مجھے یہی پیش آیا۔

سرسید مرحوم کو بھی پہلی منزل، وہابیت ہی کی پیش آئی تھی۔"

(ص ۳۰۹۔ آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی۔ مطبوعہ لاہور، مرتّبہ: عبدالرَّزّاق، ملیح آبادی)

سرسید احمد خاں (متوفی مارچ ۱۸۹۸ء) لکھتے ہیں:

"دہلی میں ایک بڑا گروہ، مولویوں اور اُن کے تابعین کا ایسا تھا کہ:

وہ، مذہب کی رُو سے ول بادشاہِ دہلی کو بہت بُرا، اور بدعتی سمجھتے تھے۔

اُن کا عقیدہ تھا کہ:

دِ کی جن مسجدوں میں بادشاہ کا ودخل اور اِہتمام ہے، اُن مسجدوں میں نماز، درست نہیں۔

چنانچہ، وہ لوگ، جامع مسجد (دہلی) میں بھی نماز نہیں پڑھتے تھے۔"

(ص ۸۱۲۔ حیاتِ جاوید، مؤلّفہ: خواجہ الطاف حسین حالؔی۔ طبعِ پنجم ۲۰۰۴ء۔ قومی کونسل برائے فروغِ اردو۔ نئی دہلی)

شاعرِ مشرق، ڈاکٹر محمد اقبالؔ (متوفی ۱۹۳۸ء) کی تحقیق، یہ ہے کہ:

"قادیان اور دیوبند، اگرچہ، ایک دوسرے کی ضِد ہیں، لیکن، دونوں کا سرچشمہ، ایک ہے۔
اور دونوں، اُس تحریک کی پیداوار ہیں، جسے، عُرفِ عام میں "وہابیت" کہا جاتا ہے۔"

(ص ۲۶۲۔ اقبالؔ کے حضور۔ اقبال اکیڈمی کراچی ۱۹۷۱ء۔ مؤلّفہ: نذیر نیازی)

ابوحنیفۂ ہند، مولانا احمد رضا، قادری برکاتی، بریلوی (وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

حضرت مولانا نقی علی، قادری برکاتی، بریلوی (ولادت ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۰ء۔ وصال ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) کے نامور، فرزند ہیں۔ پچاس (۵۰) سے زیادہ علوم وفنون پر آپ کو عُبور تھا۔

ذَکاوت وفَطانت، وُسعتِ مطالعہ اور سُرعتِ تحریر میں

اپنے دَور کے قابلِ رَشک، صاحبِ علم وقلم ہیں۔

تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ میں مہارت وتبحر، نعتیہ شاعری میں اِنفرادی رنگ، اور عشقِ رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں آپ کو امتیازی مقام، حاصل ہے۔ معقولات وریاضی میں بھی آپ کو مکمل مہارت تھی۔ چھوٹی بڑی تقریباً ایک ہزار کتب ورسائل، آپ کی دینی و یادگار ہیں۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

محبِّ رسول، تاج الفُحول، مولانا عبدالقادر، عثمانی، قادری، برکاتی، بدایونی (وصال ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)
کے مشورہ ونشان دِہی کے مطابق، آپ ہی کے ساتھ، اپنے والد ماجد، حضرت مولانا نقی علی، بریلوی
اور ابتدائی استاذ، مولانا، مرزا غلام قادر بیگ، بریلوی (متوفی ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء۔ بریلی) کی
رفاقت میں، خانقاہِ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ مطہَّرہ (ضلع ایٹہ، یوپی) پہنچ کر

۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں، بہ عمر بائیس (۲۲) سال، آپ، خاتِمُ الاَکابِر، سید شاہ آلِ رسول
احمدی، مارہروی (ولادت ۱۲۰۹ھ۔ وصال ۱۲۹۶ھ/دسمبر ۱۸۷۹ء) تلمیذِ حضرت مولانا نورُ الحق
فرنگی محلی (وصال ۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء) وحضرت شاہ عبدالعزیز، محدّث دہلوی (وصال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء)
وخلیفہ وجانشینِ شمس العارفین سید شاہ، آلِ احمد، اچھے میاں، قادری برکاتی، مارہروی (وصال
۱۲۳۵ھ/جنوری ۱۸۲۰ء) سے بیعت ہوئے اور اسی روز، اِجازت وخلافت سے نوازے گئے۔

۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں والدِ محترم، حضرت مولانا نقی علی، بریلوی کے ساتھ، اپنے پہلے
سفرِ حج کے موقع پر حضرت شیخ عبدالرحمٰن، سراج، مفتیِ حنفیہ، وحضرت شیخ احمد زَینی دحلان
مفتیِ شافعیہ، ودیگر اکابر وشیوخ کی طرف سے تفسیر، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ وغیرہ کی
سندوں سے حضرت مولانا احمد رضا، قادری، برکاتی، بریلوی، سرفراز ہوئے۔

نصرانیت ومغربیت، اِلحاد وصلحِ کلّیت، وہابیت وقادیانیت، مُشرِکانہ رسوم وعادات
ان سب کے خلاف، علمی وفکری توانائی کے ساتھ

حضرت مولانا احمد رضا، قادری، برکاتی، بریلوی نے فکری وقلمی جہاد کیا۔

اَفکار ونظریاتِ باطلہ کے سامنے، سِپر اندازی اور ان کے اندر، اِدغام واِنضمام کی
تحریکوں سے جُرأتِ مومنانہ کے ساتھ، اختلاف کا اظہار کیا۔

اور ان سب کی قباحت وشناعت سے اُمَّتِ مسلمہ کو آگاہ اور متنبَّہ فرمایا۔

رِفض وتشیُّع کے خلاف، فتاویٰ ورسائل، تحریر فرمائے، وہابیت اور اس کی جُملہ شاخوں کے خلاف، آپ نے
ہزاروں صفحات لکھے، اور قادیانیت کی گردن، مَروڑنے میں آپ کا فولادی ہاتھ، معاصِرین سے آگے تھا۔

فقہِ حنفی کی تائید وحمایت اور فقہ وافتا میں بصیرت وژرف نگاہی سے
برصغیر ہند وپاک کے عُلَما وفُضَلا وفُقَہائے کرام، بخوبی، واقف ہیں۔

اسلامی تصوف اور معمولاتِ مشائخ کو، مُنکِرین ومخالفین کے حملوں سے آپ نے بڑی حد تک

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عِلمی تحفظ، فراہم کیا۔ البتّہ ، بے علم اور دنیادار صوفیہ کے نقصانات ومضرّ ات اور طریقت کے نام پر ہونے والی بعض خرافات کی آپ نے شدید مخالفت کی۔

بیانِ اَحکام ومسائلِ شرعیہ میں کبھی آپ، اِفراط وتَفریط کا شکار نہیں ہوئے۔

جائز کو جائز، مکروہ کو مکروہ، اور حرام کو حرام کہا۔ کسی مسئلے میں اِفراط وتفریط کا شکار نہیں ہوئے۔

اسلاف واکابرِ اسلام، ائمہ ومجتہدین وفقہاے عِظام اور عُلما وصوفیہ ومشائخ کرام کی محبت وعقیدت، مسلمانوں کے دلوں میں راسخ کرنے میں

ابوحنیفۂ ہند، عاشقِ رسول، امام احمد رضا قادری، برکاتی، بریلوی کا نمایاں کردار ہے۔

صحابۂ کرام واہلِ بیت اَطہار واَنبیا ومُرسلین کی جناب میں کسی کی ادنیٰ تقصیر وتوہین آپ کے لئے قطعاً، نا قابلِ برداشت تھی۔

عشق ومحبت اور اِتبّاع واِطاعتِ رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

آپ نے زندگی بھر، درس دیا اور خود بھی اس پر عامل رہے۔

آپ نے جو تَرانۂ نعت اور نغمۂ عشق، گن گنایا تھا، اُس کی گونج، بحر وبر کی وسعتوں میں پھیل چکی ہے۔ اور ہر طرف سے، اس کی صداے بازگشت، اِس طرح، سنائی دے رہی ہے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

طبقۂ عُلما میں ہندوستان کے اندر، حضرت شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی وحضرت شاہ عبدالعزیز محدِّث دہلوی وعلّامہ فضلِ حق، خیرآبادی وعلّامہ فضلِ رسول، عثمانی، بدایونی، وغیرھُم کے

علم وقلم کے ذریعہ، نصرتِ اسلام، تائیدِ سُنّت، اِستیصالِ بدعت اور حمایتِ حق وصداقت کا جو عظیم سلسلہ شروع ہوا تھا، اُس کی اپنے دَور میں فقیہِ اسلام، ابوحنیفۂ ہند

حضرت مولانا احمد رضا، قادری، برکاتی، بریلوی ایک نہایت مضبوط کڑی تھے۔

آپ کی دینی وعلمی خدمات نے اپنے پورے عہد کو متأثر کیا۔

اور مسلم آبادی کو سیلابِ فِتَن سے محفوظ رکھنے میں آپ کی عالمانہ ومجاہدانہ مساعیِ جمیلہ تارِیخ عُلماے متحدہ ہند کا روشن وتابناک اور نا قابلِ فراموش باب ہے۔

(ماہ نامہ **کنزالایمان**، دہلی۔ شمارہ، جنوری ۲۰۰۰ء۔ کچھ اضافہ کے ساتھ)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

علما و مشائخِ سَوادِ اعظم کا شخصیاتی تسلسل

متحدہ ہندوستان کے اندر، مجموعی طور سے، دُعاۃ و مبلغینِ اسلام اور صوفیہ و مشائخِ کرام کی مَساعیِ جمیلہ سے ہی، قلوبِ اہلِ ہند، مائل، بہ اسلام اور پھر، مشرّف، بہ اسلام ہوئے۔ جب کہ، مسلم فاتحین وسلاطین کو، صرف اپنی حکومت وسلطنت سے، سروکار، رہا اور دعوت و تبلیغ اسلام کے فریضہ سے، وہ، عموماً غافل اور محروم و تہی دست، رہے۔ یہ کُلّیہ نہیں، مگر، لِلاَکثرِ حُکمُ الکُلّ کا ضابطہ ہی، ان پر صادق آتا ہے۔

یہاں، اِختصار کے ساتھ، اکابر صوفیہ و مشائخِ اسلام اور عُلمائے کرام میں سے، اُن چند نفوسِ قُدسیہ کے اَسمائے گرامی، دَرج کیے جا رہے ہیں، جنہوں نے اسلام کی اعلیٰ تعلیمات اور اس کے پاکیزہ اخلاق کو، عملی شکل میں پیش کرتے ہوئے اپنے خونِ جگر سے، شجرِ اسلام کی آبیاری کر کے، رفتہ رفتہ، پورے خطّۂ ہند کو، باغ و بہار اور سرسبز و شاداب بنا ڈالا۔ جس کے سایۂ رحمت میں، **کاروانِ سَوادِ اعظم اہلِ سنّت و جماعت**، اپنی منزلِ مقصود کی جانب، ہمیشہ، رَواں دَواں رہا۔

حضرت سید علی ہجویری، داتا گنج بخش لاہوری (ولادت ۴۰۰ھ/۱۰۰۹ء۔ وصال ۴۶۵ھ/۱۰۷۲ء) حضرت سید محمد صُغریٰ، بلگرامی (ولادت ۵۶۴ھ۔ وصال، شعبان ۶۴۵ھ) حضرت خواجہ معینُ الدین، چشتی اجمیری (ولادت ۵۳۷ھ/۱۱۴۲ء۔ وصال، رجب ۶۳۲ھ/۱۲۳۵ء) حضرت شیخ بہاءُ الدین زکریا، سُہر وردی، ملتانی (ولادت ۵۶۶ھ/۱۱۷۰ء۔ وصال ۶۶۶ھ/۱۲۶۷ء) حضرت خواجہ قطبُ الدین بختیار، کاکی، چشتی، دہلوی (ولادت ۵۰۵ھ۔ وصال، ربیع الاول ۶۳۳ھ) حضرت خواجہ فریدُ الدین مسعود، گنج شکر (ولادت ۵۷۵ھ/۱۱۷۹ء۔ وصال محرمُ الحرام ۶۶۴ھ/۱۲۶۵ء) حضرت مخدوم علی احمد علاء الدین صابر، کلیری (ولادت ۵۹۲ھ/۱۱۹۴ء۔ وصال ۶۹۰ھ/۱۲۹۱ء) شیخ شمس الدین تُرک پانی پتی (وصال ۷۱۸ھ) حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر، پانی پتی (وصال ۷۲۴ھ) محبوبِ اِلٰہی، خواجہ نظام الدین اولیا، دہلوی (ولادت ۶۳۴ھ/۱۲۳۶ء۔ بدایوں۔ وصال ۱۷ ربیع الآخر ۷۲۵ھ/۱۳۲۴ء۔ دہلی) خواجہ نصیر الدین محمود، چراغ دہلی (وصال رمضان ۷۵۷ھ/۱۳۵۶ء) مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ، منیری (ولادت ۶۶۱ھ۔ وصال ۷۸۲ھ/۱۳۸۰ء) حضرت مخدوم، جہانیاں جہاں گشت (ولادت ۷۰۷ھ/۱۳۰۸ء۔ وصال ۷۸۵ھ/۱۳۸۳ء) امیرِ کبیر، سید علی ہمدانی، کشمیری (ولادت ۷۱۴ھ۔ وصال ۷۸۶ھ/۱۳۸۴ء) حضرت مخدوم، سید اشرف جہانگیر، سمنانی، کچھوچھوی (ولادت ۷۰۹ھ۔ وصال ۲۸ محرم ۸۰۸ھ/۱۴۰۴ء) خواجہ سید محمد، بندہ نواز گیسو دراز

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(وصال ذوالقعدہ ۸۲۵ھ) مخدوم علی بن احمد، مہائمی (وصال ۸۳۵ھ/۱۴۳۲ء) شیخ احمد عبدالحق چشتی، رودولوی (وصال ۸۳۶ھ) مخدوم شیخ، سارنگ، اَوَدِھی (وصال، شوال ۸۵۵ھ/نومبر ۱۴۵۱ء) مخدوم شاہ صفی عبد الصَّمد، سائیں پوری/صفی پوری (وصال محرم ۹۴۵ھ/جون ۱۵۳۸ء) شیخ حسین محمد، سکندرآبادی (وصال، شعبان ۹۷۸ھ/۱۵۷۱ء) حضرت شیخ سلیم چشتی (ولادت ۸۸۴ھ/۱۴۷۹ء۔ وصال ۹۷۹ھ/۱۵۷۱ء) مخدوم شاہ محمد مینا، چشتی، لکھنوی (وصال صفر ۸۸۴ھ/۱۴۷۹ء) مخدوم شیخ سعد الدین، خیرآبادی (وصال، ربیع الاول ۹۲۲ھ/۱۵۱۶ء) مخدوم شاہ صفی، عثمانی، چشتی (وصال ۹۴۵ھ/۱۵۳۷ء) شیخ عبدالقدوس غزنوی، چشتی، گنگوہی (وصال ۹۴۵ھ/۱۵۳۷ء) شیخ عبد الرَّزّاق، قادری، جھنجھانوی (وصال ۹۴۹ھ/۱۵۴۲ء) شیخ علی مُتَّقی بُرہان پوری (وصال ۹۷۵ھ/۱۵۶۸ء) شیخ وجیہُ الدین علوی، احمدآبادی، گجراتی (وصال ۹۷۸ھ/۱۵۷۰ء) شاہ کمال، کیتھلی، قادری (وصال ۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء) شاہ نظام الدین بھکاری، کاکوروی (وصال ۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء) شیخ جلالُ الدین، تھانیسری (وصال ۹۸۹ھ) سید شاہ جُنید، قادری، غازی پوری (وصال ۹۹۹ھ/۱۵۹۰ء) شیخ عبدالوہاب متقی، بُرہان پوری (وصال ۱۰۰۱ھ) خواجہ محمد عبدالباقی، باقی باللہ، نقشبندی، دہلوی (وصال ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۲ء)

صاحبِ ''سَبع سَنابل''، میر سید عبدالواحد، بلگرامی (ولادت۔ ۹۱۶ھ۔ وصال، رمضان ۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء) شیخ حَسَن، کشمیری (وصال ۱۰۵۱ھ/۱۶۴۱ء) امامُ المحدِّثین، حضرت شیخ عبدالحق محدِّث دہلوی (ولادت محرم ۹۵۸ھ/۱۵۵۱ء۔ وصال ربیع الاول ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) مجدِّدِ الفِ ثانی، شیخ احمد، فاروقی، سرہندی (ولادت، شوال ۹۷۱ھ/۱۵۶۴ء۔ وصال ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) میر سید عبد الجلیل، بلگرامی، مارہروی (ولادت، رَجب ۹۷۲ھ/۱۵۶۵ء۔ بلگرام۔ وصال، صفر ۱۰۵۷ھ/۱۶۴۷ء۔ مارہرہ مُطہَّرہ) دیوان جی، محمد رشید عثمانی، جون پوری (ولادت ۱۰/ذی القعدہ ۱۰۰۰ھ/۱۵۹۱ء۔ وصال ۹/رمضان ۱۰۸۳ھ/۱۶۷۲ء) صاحبُ البرکات، سید شاہ برکتُ اللہ قادری، مارہروی (ولادت، جمادیٰ الآخرہ ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء۔ بلگرام۔ وصال عاشورۂ محرم ۱۱۴۲ھ/۱۷۲۹ء۔ مارہرہ مطہَّرہ) حضرت شاہ ولی اللہ، محدِّث دہلوی (ولادت ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء۔ وصال ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) وغیرھُم۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن۔

اِن اَصحابِ علم و فضل و اَربابِ زُہد و تقویٰ کے بعد، تیرہویں صدی ہجری میں جن عُلما و صوفیہ و مشائخِ کرام نے، کاروانِ عشق و عرفان کی رہنمائی کا شرف، حاصل کیا اور سَوَادِ اعظم اہلِ سُنَّت و جماعت کو، صراطِ مستقیم پر گامزن رکھا

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اُن کی ایک اِجمالی فہرست کچھ اِس طرح ہے:

شمس العارفین ،سید شاہ، آلِ احمد،اچھے میاں،مارَہروی (ولادت ۱۱۶۰ھ ۔وصال،ربیع الاول ۱۲۳۵ھ رجنوری ۱۸۲۰ء) بحرالعلوم،مولانا عبدالعلی،فرنگی محلی،لکھنوی (ولادت ۱۱۴۴ھ۔ وصال ۱۲۲۵ھ /۱۸۱۰ء) بیہقیِ وقت،قاضی ثناءاللہ،مجدّدِی،پانی پتی (وصال ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) حضرت شاہ محمد اجمل الہ آبادی (ولادت ۱۱۶۰ھ ۔ وصال ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۱ء) عارفِ حق،مولانا شاہ نورُ الحق،فرنگی محلی لکھنوی (وصال ۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء) سِراجُ الھِند ،مولانا شاہ عبدالعزیز،محدِّث دہلوی (ولادت ۱۱۵۹ھ/ ۱۷۴۶ء۔وصال،شوال ۱۲۳۹ھ/جون ۱۸۲۴ء) حضرت شاہ،غلام علی،نقشبندی،مجدِّدی،دہلوی (ولادت ۱۱۵۸ھ ۔وصال ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء) حضرت شاہ ابوالحسن فرؔد،پُھلواری (ولادت ۱۱۹۱ھ۔ وصال ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۹ء) حضرت مولانا جمال الدین،فرنگی محلی،لکھنوی (وصال،ربیع الآخر ۱۲۷۶ھ/۱۸۶۰ء) حضرت شاہ احمد سعید،مجدِّدی، دہلوی، مہاجرِ مدنی (ولادت ۱۲۱۷ھ۔ وصال ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء) امامُ الحکمۃِ و الکلام مولانا فضلِ حق،خیرآبادی (ولادت ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۷ء۔وصال ۱۲/صفر ۱۲۷۸ھ/۲۰/اگست ۱۸۶۱ء) مفتی صدرُ الدین آزردؔہ،دہلوی (ولادت ۱۲۰۴ھ/۱۷۸۸ء۔وصال ۲۴/ربیع الاول ۱۲۸۵ھ/۱۶/جولائی ۱۸۶۸ء) حضرت مولانا عبدالحلیم، فرنگی محلی،لکھنوی (ولادت ۱۲۰۹ھ۔ وصال شعبان ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء) سَیفُ اللہِ الْمَسْلُول،مولانا فضلِ رسول،عثمانی،بدایونی (ولادت ۱۲۱۳ھ۔وصال ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء) خاتمُ الاکابر،سید شاہ آلِ رسول، احمدی ،قادری برکاتی، مارَہروی (ولادت رجب ۱۲۰۹ھ/ ۱۷۹۵ء۔ وصال ۱۸/ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ/دسمبر ۱۸۷۹ء) حضرت مولانا، نقی علی، قادری برکاتی ،بریلوی (ولادت ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء۔وصال ذوالقعدہ ۱۲۹۷ھ/دسمبر ۱۸۸۰ء) وغیرھُم۔

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن۔

اور، چودھویں صدی ہجری (نصفِ اول) جس میں مختلف ایمان شکن اور گمراہ کن تحریکوں تنظیموں اور جماعتوں نے جَنم لے کر،صدیوں کے مسلسل ومتوارِث ،اسلامی عقائد ونظریات کو تہ وبالا کرنا شروع کیا اور عظمتِ توحید وناموسِ رسالت پر حملے کیے جانے لگے

تو،مندرجہ ذَیل عُلماے حق اور مجاہدینِ صف شکن،ان کے مَدِّ مُقابِل ،صف آرا ہو گئے۔

اور آج بھی،سَوَادِ اَعظمِ اہلِ سُنَّت وجماعت کا قافلۂ حیات وکاروانِ فکر وخیال ،اپنے انھیں اَسلافِ کرام کی روحانی قیادت ورہنمائی میں اپنی منزلِ مقصود کی جانب،رَواں دَواں ہے۔

حضرت مولانا عبدالحیؔ،فرنگی محلی،لکھنوی (ولادت ۱۲۶۴ھ ۔وصال،ربیع الاول ۱۳۰۴ھ/

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دسمبر۱۸۸۶ء) حضرت مفتی ارشاد حسین، مجدّدی، رام پوری (ولادت ۱۲۴۸ھ۔ وصال ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء) حضرت مولانا شاہ فضلِ رحمٰن، گنج مراد آبادی (ولادت ۱۲۰۸ھ۔ وصال ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء) حضرت مولانا غلام دستگیر، قصوری، لاہوری (وصال ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) حضرت مولانا عبد القادر، عثمانی، قادری، بدایونی (ولادت ۱۲۵۳ھ۔ وصال ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) حضرت مولانا سید عبدالفتّاح، حَسنی، قادری، معروف بہ سید اشرف علی، گلشن آبادی (وصال، صفر ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء) حضرت مولانا سید عبد الصّمد، مودودی، چشتی، سَہسوانی (ولادت شعبان ۱۲۶۹ھ/جنوری ۱۸۵۳ء۔ وصال، جمادیٰ الآخرہ، ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) حضرت مولانا ہدایتُ اللہ رام پوری ثُمَّ جون پوری (وصال رمضان ۱۳۲۶ھ/ستمبر ۱۹۰۸ء) حضرت مولانا غلام قادر ہاشمی بھیروی، پنجابی (وصال، ربیع الاول ۱۳۲۷ھ/اپریل ۱۹۰۹ء) حضرت مولانا خیرالدین دہلوی (ولادت ۱۲۴۷ھ/ ۱۸۳۱ء۔ وصال، رجب ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء) حضرت مولانا وصی احمد محدّث سورتی، پیلی بھیتی (وصال ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء) حضرت مولانا شاہ احمد رضا، حنفی، قادری برکاتی بریلوی (ولادت ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء۔ وصال ۲۵/صفر ۱۳۴۰ھ/۲۸/اکتوبر ۱۹۲۱ء) حضرت شاہ ابوالخیر مجدّدی، دہلوی (ولادت ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء۔ وصال ۔ ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء) مولانا سید عینُ القُضَاۃ نقشبندی، لکھنوی (وصال، رجب ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء) مولانا محمد قیامُ الدین عبدالباری، فرنگی محلی لکھنوی (وصال، رجب ۱۳۴۴ھ/جنوری ۱۹۲۶ء) مولانا عبدالاحد، محدّث پیلی بھیتی (ولادت ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۳ء۔ وصال ۱۳۵۲ھ/ دسمبر ۱۹۳۳ء) مولانا سید دیدار علی، اَلوَرِی ثُمَّ لاہوری (ولادت ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۶ء۔ اَلوَر، میوات۔ وصال، رجب ۱۳۵۴ھ/ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ لاہور) حضرت سید شاہ، علی حسین، اشرفی، کچھوچھوی (ولادت ۱۲۶۶ھ۔ وصال ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۶ء) حضرت سید شاہ، مہر علی، گولڑوی، پنجابی (ولادت ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۷ء۔ وصال، صفر ۱۳۵۶ھ/ مئی ۱۹۳۷ء) حضرت مولانا سید سلیمان اشرف، بہاری ثُمَّ علی گڑھی (وصال ربیع الاول ۱۳۵۸ھ/اپریل ۱۹۳۹ء) مولانا فضلِ حق، رام پوری (ولادت ۱۲۷۸ھ/ ۱۸۶۱ء۔ وصال ۱۳۵۸ھ/۱۹۴۰ء) حضرت مولانا حامد رضا، بریلوی (وصال ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) حضرت مولانا یار محمد، بندیالوی، پنجابی (وصال محرمُ الحرام ۱۳۶۷ھ/دسمبر ۱۹۴۷ء) حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی، رضوی (وصال ۲/ذوالقعدہ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) حضرت مولانا محمد نعیم الدین، مراد آبادی (وصال، ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) وغیرھُم۔

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ۔ (سورہ مجادلۃ۔ آیت ۲۲)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سَوادِ اعظم کے جُملہ طبقات ومسالک کی تائید وحمایت

''سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت و جماعت کے فقہی مذاہبِ اربعہ (حنفیت وشافعیت و مالکیت وحنبلیت) اور جُملہ طُرُق وسَلاسِلِ تصوف وطریقت، مثل قادریہ وچشتیہ ونقشبندیہ وسہروردیہ ورفاعیہ وشاذلیہ اوران سے وابستہ جملہ قدیم وجدید عُلما وفُقہا وفُضَلا وصوفیہ ومشائخِ کرام ومبلّغین وداعیانِ اسلام جو مذہب ومسلکِ سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت و جماعت پر اِستقامت کے ساتھ حمایت وتائیدِ اسلام وخدمتِ دینِ حنیف ونشرواشاعت وترویجِ مذہب ومسلک ومشرب کے کسی بھی شعبہ سے وابستہ اور کسی بھی خطہ اور علاقہ میں اِخلاص ودیانت کے ساتھ مصالح ومفاداتِ مِلّت وجماعتِ حق واہلِ حق ونُصرت واعانتِ سَوادِ اعظم میں مشغول ومصروف تھے اور آج بھی سرگرم ہیں، اُن سب کے ساتھ حُسنِ ظن، اُن سب کی تحسین وتشجیع، اُن سب کی ممکن نصرت وحمایت واِعانت واِمداد، اوران سب کے حق میں جذبۂ خیر اوراُن کا ذِکرِ خیر، سَوادِ اعظم کے ہرفرد پر حسبِ صلاحیت ووسعت واِستطاعت، نہایت اہم مذہبی ومِلّی فریضہ، اِنفرادی واِجتماعی شعور واِدراک وعلم وعرفان کی واضح علامت، اوردینی ودنیوی فوز وفلاح وسعادت ونجات کی بہترین ضمانت ہے۔

وقتِ بَرہنہ گفتن ست، مَن بہ کِنایہ گفتہ اَم
خودتو بگو کجابُرم؟ ہم نفسانِ خام را

(ص ۲۰۵ وص ۲۰۶۔ عرفانِ مذہب ومسلک۔ طبعِ اخیر، مارچ ۲۰۱۴ء)

اہلِ سُنَّت کی قیادت ورہنمائی

''قوم ومِلّت وجماعت کی قیادت بڑا عظیم اوراہم منصب ہے۔ عمومی طور سے کسی بھی رہنمائی کو قیادت کہہ سکتے ہیں لیکن خصوصی بلکہ اصطلاحی طور سے قوم ومِلّت وجماعت اور ملک کی صحیح اجتماعی رہنمائی ورہبری کرنے کو قیادت کہتے ہیں۔

کسی بھی اجتماعی مسئلہ میں مِلّت وجماعت اور قوم وملک کے افراد کی جو صحیح رہنمائی کرے یا باشعور وبیدار مغز افراد جس سے رہنمائی ورہبری کے طالب ہوں، وہ قائد کہا جاتا ہے۔ مثلاً:

تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) وتحریکِ تَرکِ موالات (۱۹۲۰ء) اورتحریکِ ہجرت (۱۹۲۱ء) کے ہنگامہ خیز دَور میں فقیہِ اسلام، امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی وحجۃُ الاسلام، مولانا حامد رضا

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

قادری برکاتی بریلوی ومفتیِ اعظمِ ہند،مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری بریلوی وعلاّمہ سید سلیمان اشرف علی گڑھی وصدرُالافاضل،مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی اوردیگر عُلماے اہلِ سُنَّت رَحمَۃُاللّٰہِ تعالیٰ علَیہِم اَجمَعِین نے اپنی مسلسل تحریر وتقریر کے ذریعہ جس طرح قوم وملّت کی صحیح اور بروقت رہنمائی ورہبری فرمائی،اُسے قیادت کی اعلیٰ مثال قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس کی روشنی میں اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ۔

ع قوم کیا چیز ہے،قوموں کی امامت کیا ہے؟

لیکن یہ صفت بڑے وسیع علم ومطالعہ وتدبُّر وبصیرت وتجربہ ومشاہدہ ومعاملہ فہمی ومستقبل بینی کے بعد ہی کسی کے اندر پیدا ہوتی ہے۔اور۔ع جگر خوں ہوتو چشمِ دل میں ہوتی ہے نظر پیدا

اِسی لئے کہا جاتا ہے کہ: ع جہاں بانی سے ہے دشوارتر،کارِ جہاں بینی

دینی ودنیوی فوز وفلاح کی ضمانت اُسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب ہم اپنے اکابر واسلاف کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ گذاریں اور انفرادی واجتماعی زندگی کے مفادات ومصالح کا حتی الامکان خیال ولحاظ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو نمونۂ فکروعمل بنانے کی کوشش کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ہدایتِ حق اور بصیرت واستقامت کی توفیق عطا فرمائے اور خدمتِ اسلام وسُنّیت کی بیش ازبیش توفیق سے نوازے۔ آمین!

بِجَاہِ حَبِیبِکَ سَیِّدِالمُرسَلِین عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ والتَّسلِیم۔

(ص ۲۰۶۔عرفانِ مذہب ومسلک۔طبعِ اخیر،مارچ ۲۰۱۴ء)

مذہب ومسلک کی خدمت کے مختلف شعبے

"سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کے مُعتقدات اوراَفکار ونظریات کو اکابر واسلافِ کرام نے ہر دَور میں علمی وفکری سَطح پر منظّم ومربوط انداز میں پیش کرتے رہنے کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں،اُنھیں ہی اپنا نمونۂ فکروعمل بنا کر آج کے عُلماے اہلِ سُنَّت کو بھی قلمی ولسانی طور سے اور جائز ذرائعِ اِبلاغ کا استعمال کرکے اپنا مذہبی وعلمی فریضہ انجام دینا چاہیے۔

سطحی تحریروں اور ہیجان انگیز تقریروں سے اِجتناب واِحتراز کرتے ہوئے بہتر اور مناسب ومفید طرز واسلوب میں مذہبِ اہلِ سُنَّت کی تائید وتقویت اور فِرَقِ باطلہ کی تردید واِبطال کی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

طرف خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

قوم وملّت کا سرمایہ اور اپنی صلاحیت ولیاقت کا غیر ضروری استعمال، نہ صرف یہ کہ اہلِ سُنّت کی داخلی کمزوری کا سبب بن سکتا ہے، بلکہ مخالفین اور اہلِ باطل کو ہماری صفوں میں داخل ہونے کی راہیں بھی ہموار کر کے چند در چند مسائل اور مشکلات ومصائب سے ہمیں دوچار کر سکتا ہے۔جس سے ہمیں ہر لمحہ چوکنّا اور بیدار رہنے کی شدید ضرورت ہے۔

ذخیرۂ کتاب وسُنّت کے مطالعہ اور اس سے اِستفادہ کے ساتھ اسلامیات کے ہر پہلو پر کام کرتے رہنے کا ہمارے سامنے ایک وسیع وعریض میدان موجود ہے۔علومِ اسلامیہ کے بہت سے شعبے ہمارے مطالعہ وتحقیق کے منتظر ہیں۔ اسلافِ کرام کے روشن کارنامے، اپنی جانب ہمارا دامنِ دل کھینچ رہے ہیں۔

برِ صغیر ہندو پاک کے تناظر میں بھی بہت سے کام ہماری چشمِ توجہ کے منتظر ہیں۔ خیرآبادیات ورضویات کے بہت سے گوشے ابھی تشنۂ تحقیق ہیں۔

مسلم معاشرے کی اصلاح وہدایت اور معاشرتی مفاسد کا اِزالہ، وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔

نئی نسل کی ذہن سازی، اس کی تعلیم وتربیت کا اہتمام، اس کے دل ودماغ میں تعلیماتِ اسلام کو راسخ کر کے اسے کسی فکری اِنحراف وگمرہی سے محفوظ رکھنے کی کوشش اور اِس طرح کی بہت سی چیزیں ہم سب سے بہت کچھ مطالبہ اور تقاضا کر رہی ہیں۔

اِن نیک کاموں کی طرف توجہ دینا اور ان میں خاطر خواہ کردار ادا کرنا، ہماری مذہبی وقومی وملّی ذِمّہ داری ہے۔ایسے اُمور میں اپنی صلاحیت اور اپنی کوشش، صَرف کر کے جذبۂ خیر کے ساتھ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں اپنی توانائی خرچ کرنی چاہیے۔اسی میں ہمارا مفاد، مضمر ہے۔اور یہی حکمِ قرآنِ حکیم بھی ہے:

فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ (سورۂ بقرہ۔آیت ۱۴۸۔سورۂ مائدہ۔آیت ۴۸)

اچھے اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرو۔"

(ص ۲۰۷۔عرفانِ مذہب ومسلک۔طبعِ اخیر، مارچ ۲۰۱۴ء)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دعوتِ حکمت ومَوعِظَتِ حَسَنہ

’’عُلماے دین وداعیانِ اسلام بِفَضْلِہٖ تبَارَکَ وتعَالیٰ اپنے دینی وعلمی فضائل وکمالات ،اپنی فکری واِستدلالی اِستعداد وصلاحیت وقوت اوراپنے دیگراوصافِ حمیدہ واَخلاقِ حَسَنہ ومَساعیِ جمیلہ کے ذریعہ ہردَور میں اسلام وسُنّیت کی بیش بَہا خدمت ،حق وصداقت کی پُرکشش دعوت اوراُمَّتِ مُسلمہ کی نجات دہندہ ہدایت کے اپنے فرائضِ منصبی کوبحسن وخوبی انجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ اورآئندہ بھی وہ اپنے متعلّقہ فرائض اِسی تدبیروحکمت وموعظت اوراِسی خوش اسلوبی کےساتھ انجام دیتے رہیں گے۔اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تبَارَکَ وتعَالیٰ۔

اور اِس راہ میں جب بھی اُنھیں کسی مشکل ودشوارگذار مرحلہ اورمزاحمت ومخاصمت یا بحث و مباحثہ سے دوچار ہونا پڑا ،اُنھوں نے نہایت ضبط وتحمُّل کے ساتھ اپنی علمی وفکری صلاحیت وبالغ نظری وبلندنگاہی ،اوراپنے مضبوط دلائل ،واضح براہین،مُحکم نُصوص ،دل پذیر کلمات ،اوردل آویز بیانات کے ذریعہ اپنے موقف کا اِظہارواِثبات کرکے اپنے مدعو،اپنے سامع ومخاطَب ،اوراپنے حریف ومَدِّ مقابل کوقبولِ حق پہ آمادہ ،یا اُسے مَبہوت ولاجواب کیا ہے۔

اس داعی ومُصلح کا اِخلاصِ قلب،پُرکشش لب ولہجہ،دل آویز طرزِ تکلُّم ،واضح اسلوبِ بیان، اوراس کے اِستدلال کی قوت ،اِظہار کی بلاغت ،اوردعوتِ حق کی تاثیر،مُخاطَب کے دل ودماغ پرچھاگئی اوراُس کے وجود کے ہرحصے پراس مخلصانہ اورپُرسوزدعوت وتبلیغِ حق کا نقشِ جمیل ،مُرتَسِم اورجاوِداں ہوگیا۔‘‘ (ص۴۔عرفانِ مذہب ومسلک۔طبعِ اخیر،مارچ ۲۰۱۴ء)

üüü

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar